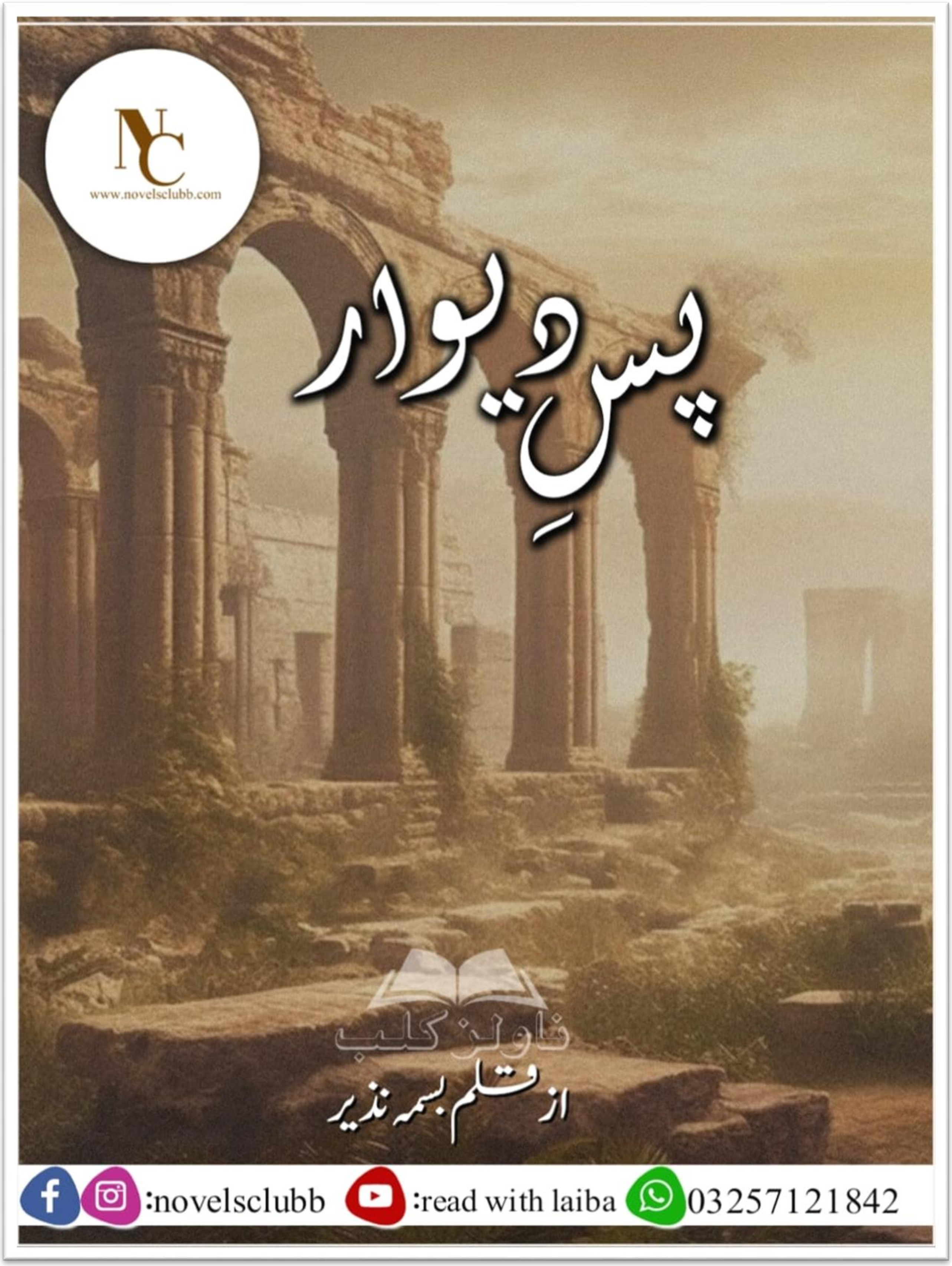
www.novelsclubb.com
پسِ دیوار
ناولز کلب
از قلم بسمہ نذیر
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

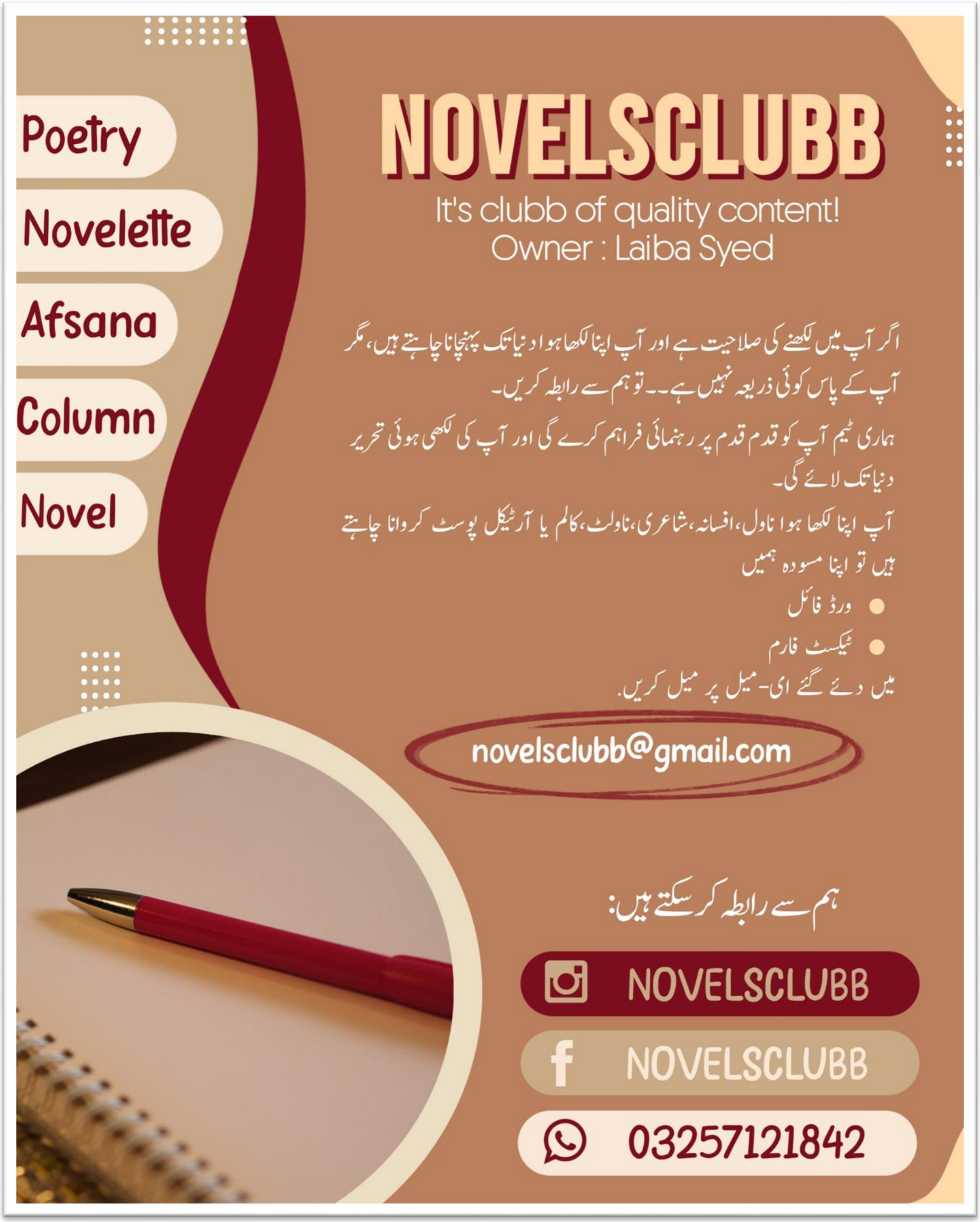
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

پسِ دیوار

از قلم

بسمہ نذیر

www.novelsclubb.com

ناول: پسِ دیوار

(The gap woman)

از بسمہ نذیر

ایشیکاوا اپنے فلیٹ میں اکیلا رہتا تھا۔ ٹھیک سے کام نہ ہونے کے باعث اس کی رہائش نچلے علاقے میں تھی جہاں کے فلیٹس اور گھر کچھ اچھی حالت میں نہ تھے لیکن لوگ پھر بھی گزارا کر رہے تھے۔ ایشیکاوا ایک چھبیس سالہ نوجوان تھا جو دن بھر ایک کنوینینس سٹور میں کام کرتا اور محض رات کو آرام کی غرض سے گھر آتا۔ وہ پیسہ کمانے میں اس قدر مصروف تھا کہ اسے اپنے گھر کی خراب ہوتی حالت بھی نظر نہیں آرہی تھی جسکی دیواروں کا پلستر اکھڑنے کے باعث جگہ جگہ سے کریکس نظر آرہے تھے۔ کہنے جو تو کچھ غلط بھی نہ تھا کیونکہ وہ اتنی محنت اپنی ماں کی خاطر کر رہا تھا جو ایک مہلک مرض کا شکار تھیں اور ہسپتال میں زندگی و موت کی جنگ لڑ رہی تھیں۔

رات گیارہ بجے کا سمے تھا جب ایشیکاوا نے اپنے فلیٹ کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا۔ جوتے اتارنے اور بتی جلانے کے بعد وہ سیدھا فریج کے پاس گیا اور پانی کی بوتل نکال کر منہ سے لگالی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یکلخت ہی اسے احساس ہوا جیسے کوئی اسے گھور رہا ہے۔اور یہ محض آج کی بات نہ تھی بلکہ پچھلے ایک ہفتے سے وہ اس عجیب احساس میں گھرا ہوا تھا۔اس نے ادھر اُدھر گردن گھمائی اور پھر بوتل پکڑے ہی پورے گھر کا جائزہ لینے لگا لیکن کچھ بھی قابل اعتراض نہ دکھا۔پورے گھر میں ایک خوفناک خاموشی چھائی ہوئی تھی جسے اب ٹی۔وی کی تیز آواز نے چیرا۔

ایشیکا وا کچھ دیر تو ٹی۔وی کی سکرین کو دیکھتا رہا لیکن اسے پھر شدت سے کسی کے ہونے کا احساس ہوا جیسے کوئی نادیدہ نظریں اس کے جسم پر گڑی ہوئی ہیں۔اس نے یونہی گردن موڑ کر اپنی دائیں جانب بنی دیوار پر نظر دوڑائی۔لیکن یہ دیکھ کر اس کی سانس ہی رک گی کہ اس پتلی سے دراڑ کے بیچ سے دو چمکتی ہوئی آنکھیں اسے گھور رہی ہیں۔اس نے بمشکل اپنی آنکھیں بند کیں اور چند گہرے سانس لیے۔

"یہ محض میرا وہم ہے اور کچھ نہیں" وہ خود کو تسلی دینے لگا اور پھر آنکھیں کھول دیں لیکن سامنے کا منظر جوں کا توں تھا۔وہ آنکھیں اب بھی اسے گھورے جا رہی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگلے دن نہ ہی وہ کنوینینس سٹور گیا اور نہ ہی اپنی ماں سے ملنے۔ یہ صرف ایک دن کا قصہ نہ تھا بلکہ اب تو روز ہی ایسا ہونے لگا۔ اب نہ تو وہ سٹور کے مالک کا فون اٹھاتا اور نہ ہی گھر سے باہر قدم رکھتا۔ آخر کار ایک روز اس کے ایک دوست کی آمد ہوئی۔ ایشیکاوا نے جب ڈور بیل کی آواز پر دروازہ کھولا تو اسکا دوست اسے دیکھ کر حیران رہ گیا۔

"یہ کیا حالت بنالی ہے تم نے؟" اونیم نے استفسار کیا جس پر ایشیکاوا بنا کوئی جواب دیے واپس اندر کی جانب بڑھ گیا۔

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔ آخر ایسا کیا ہوا ہے کہ تم نہ سٹور جا رہے ہو اور نہ ہی اپنی ماں سے ملنے؟" اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"وہ۔۔۔۔ وہ مجھے نہیں جانے دیتی" ایشیکاوا نے گھٹنوں پہ چہرہ رکھے جواب دیا۔ اس کی آواز میں واضح لغزش تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کون؟کون ہے یہاں جو تمھیں نہیں جانے دیتی؟"

۔۔۔وہ کہتی ہے مجھے اکیلا چھوڑ کے مت جاؤ"وہ ڈرتے(Sukima onna"سُوکیما اونا(
ڈرتے بولا۔

"سوکیما؟؟؟یہ کون ہے۔۔۔اور کہاں ہے۔۔۔وہ مجھے تو کہیں نظر نہیں آ رہی"اونیم نے
یہاں وہاں دیکھتے ہوئے اچنبھے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ وہاں رہتی ہے"ایشیکاوا نے انگلی سے دیوار کی جانب اشارہ کیا جہاں پر ایک بڑا سا کریک بنا ہوا تھا۔اونیم نے اسے پریشانی سے دیکھا۔اس کے دوست کی حالت اس سمے کافی قابل رحم تھی۔آنکھوں کے گرد گہرے حلقے پڑ چکے تھے۔ہونٹ سوکھ کر پیپڑی زدہ ہو گئے تھے اور چہرے کی رنگت میں تو گویا زردی گھلی ہوئی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تم اٹھو، چلو میرے ساتھ باہر کی ہوا کھاؤ گے تو کچھ طبیعت سنبھلنے گی" اونیم نے اسے بازو سے پکڑ کر کھینچا۔

"نن نہیں۔۔۔۔۔ہٹو مجھے یہیں چھوڑ دو۔۔۔اگر میں چلا گیا تو وہ ناراض ہو جائے گی" وہ خود سے بولا۔اور پھر کافی تگ ودو کے بعد بھی وہ اونیم کے ہمراہ چلنے پر رضامند نہ ہوا۔چاروناچار اونیم کو اکیلے ہی یہاں سے جانا پڑا تاکہ وہ کسی طبیب کو لا سکے پر وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کی کبھی نوبت ہی نہیں آئے گی۔

اونیم کے گھر سے نکلنے کے بعد ایشیکا واز مین پر ہی بیٹھ گیا اور دیوار کی جانب دیکھنے سے گریز کرنے لگا۔کسی کے تیز سانس لینے کی آواز اسے بخوبی سنائی دے رہی تھی۔یوں لگتا تھا جیسے کوئی بڑا جانور قریب ہی بیٹھا سانس لے رہا ہے۔ایشیکا وانے اپنی آنکھیں میچ لیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے پیارے ایشیکا واڈر کیوں رہے ہو، یہ میں ہی ہوں جسے تم نے اکیلا نہ چھوڑا" اچانک ہی چاروں جانب ایک باریک سی آواز گونجی۔ایشیکا وا نے کوئی جواب نہ دیا اور سابقہ حالت میں بیٹھا رہا۔

"آنکھیں کھولو اور یہاں دیکھو۔اب وقت آگیا ہے تمھیں انعام سے نوازا جائے" اس عورت کی آواز پھر گونجی جس میں اب طنزیہ ہنسی بھی شامل تھی۔

ایشیکا وا نے آنکھیں کھولیں اور سامنے دیوار کو دیکھا۔

"یہاں آؤ اس دیوار کے پاس" اب کے آواز میں تحکم شامل تھا جسے وہ چاہ کر بھی انکار نہ کر سکا اور آٹھ کر لڑکھڑاتے ہوئے دیوار کے قریب جانے لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

دیوار میں موجود وہ کریک اب کے کچھ بڑا ہو چکا تھا جہاں سے اب سرخ لباس میں موجود ایک عورت کا چہرہ نظر آرہا تھا۔سیاہ لمبے بال اور سیاہ ہی آنکھیں جن کے ڈیلے غائب تھے۔ہونٹوں پر سرخی لیپے اور بناناک کے وہ عورت کوئی اور نہیں بلکہ سوکیما اونا

(Sukima-onna)

ہی تھی جسے دیکھ کر کسی بھی ہوش مند انسان کی سانسیں رک جائیں۔اس نے اب دیوار کے اندر سے اپنا ایک بازو نکالا اور مدھر لہجے میں بولی

"آؤ میرا ہاتھ پکڑو۔۔۔۔اب تم ساری فکروں سے آزاد ہو جاؤ گے"۔

ایشیکا وانے بنا چوں وچرا کیے اس کا سفید ٹھنڈا ہاتھ تھام لیا جسکے بعد سوکیما نے اسے بھی دیوار کے اندر کھینچ لیا۔بس ایک آخری چیخ تھی جو اس گھر میں سنائی دی اس کے بعد ہر جانب گہرا سکوت چھا گیا۔

•••••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کہتے ہیں گھر ایک ایسی جگہ ہوتی ہیں جہاں انسان خود کو سب سے زیادہ محفوظ تصور کرتا ہے۔ جہاں اس کے دل کو سکون میسر ہوتا ہے۔ لیکن کیا ہو جب وہ گھر ہی آپ کے لیے خوف اور بے چینی کا باعث بن جائے؟

جاپان کے شہر نگویا میں واقع اکرم صاحب کی فیملی نے آج ہی نئے گھر کی شفٹنگ مکمل کی تھی۔ اس وقت وہ تمام لوگ نئے گھر کے لاونج میں موجود صوفوں پر کچھ دیر کے لیے ستانے بیٹھے تھے۔

"ابو کیا ہی زبردست گھر دیکھا ہے آپ نے۔ یوں لگتا ہے جیسے ہم وقت کا سفر طے کر کے پرانے جاپان میں آگئے ہیں" اکرم صاحب کی چھوٹی بیٹی زِروا چہکتے ہوئے بولی جسکی بات پر وہاں موجود سب ہی مسکرا دیے۔

"بس میری بیٹی خوش تو ہم خوش" اکرم صاحب نے اپنی انیس سالہ بیٹی کے بال سہلائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زِروا بی بی آپ کا لاڈ ہو گیا ہو تو ہم عاجز بندوں کے لیے زرا سی چائے بنا دیں گی؟" زارون نے اسے چھیڑا جس پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھ گئ۔

"خالی چائے بنا رہی ہوں اس وقت کباب کی فرمائش نہ کرنا" وہ جاتے جاتے بولی۔

اکرم صاحب اور انکی اہلیہ صفیہ بیگم سالوں سے جاپان میں مقیم تھے۔ان کے دو ہی بچے تھے انیس سالہ زِرواجو کہ ہائی سکول کی طلبہ تھی اور بائیس سالہ زارون جو ٹوکیو کی یونیورسٹی میں بزنس کی تعلیم حاصل کر رہا تھا اور آج کل چھٹیوں کے باعث نگویا میں موجود تھا۔اچھے ماحول اور زبردست پڑھائی کے باعث اکرم صاحب نے بچوں کے کچھ بڑا ہوتے ہی اپنے آبائی ملک کو خیر آباد کہہ دیا اور یہاں آن بسے۔

نگویا جاپان کا تیسرا بڑا شہر ہے جو جاپان کے مشرق اور مغرب کو ملاتا ہے۔نگویا اپنی زبردست ثقافت اور تاریخی شہر ہونے کے باعث ایک مشہور شہر ہے جہاں تاریخ کی بہت سی مشہور سامورائی لڑائیاں لڑی گئیں۔نیز یہاں کے قلعے اور محل جاپانی تاریخ کے بہترین قلعے مانے

جاتے ہیں۔اس کے علاوہ نگویا اپنے منفرد فوڈ کلچر کے لیے بھی مشہور ہے، جس میں ناگویا میشی (یعنی نگویا کے خاص کھانے) سرفہرست ہیں۔یہ وہاں کے مقامی کھانے ہیں۔یہ اتنے مشہور ہیں کہ لوگ ان کھانوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے دور دور سے آتے ہیں۔

زِروا کے باورچی خانے جانے کے بعد صفیہ بیگم شوہر سے مخاطب ہوئی "اکرم صاحب آپ کو محسوس نہیں ہو رہا کہ اس گھر کی فضا کچھ بوجھل سی ہے"۔

"کیا مطلب مما؟" زارون نے فوراً پوچھا جبکہ اکرم صاحب محض استفہامیہ نظروں سے بیوی کو دیکھتے رہے تاکہ وہ کھل کر بات کرے۔

"مطلب یہ کہ جب سے ہم اس گھر میں داخل ہوئے ہیں مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے ہمارے علاوہ بھی کوئی ہے یہاں پر۔ایک عجیب سی وائب محسوس ہو رہی مجھے" وہ اب تفصیل سے بولیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بیگم یہ سب آپ کا وہم ہے زیادہ کچھ مت سوچیے۔ریلکس" اکرم صاحب نے مسکرا کر تسلی دی۔

"مما آپ پر بھی شاید آپ کے سٹوڈنٹس کا اثر ہو گیا ہے جو آئے دن طرح طرح کی کہانیاں اٹھا لاتے ہیں اور آپ بھی انہیں شوق سے سنتی ہیں" زارون نے ماں کو چھیڑا۔

صفیہ بیگم نگویا کی ایک یونیورسٹی میں بطور ہسٹری پروفیسر پڑھاتی تھیں۔آج کل انکے موضوعات جاپانی اساطیر کے گرد گھوم رہے تھے جس کے باعث ان کے سٹوڈنٹس اکثر ہی عجیب و غریب واقعات سے بھرے اسائنمنٹس لے کر آتے۔اکرم صاحب اور زارون کو یہی لگا کہ یہ ان سب کا اثر ہے۔

"اب تم ماں کا مذاق اڑاؤ گے؟" وہ چہرے پر خفگی لیے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بیگم اب آپ خفا نہ ہوں جانتی تو ہیں اپنے بیٹے کی عادت سے یہ کہاں کسی بات کو سنجید گی سے لیتا ہے "اکرم صاحب نے جلدی سے بات سنبھالی کہ مبادا ان سب کی کلاس ہی نہ لگ جائے۔ صفیہ نے محض سر ہلانے پر اکتفا کیا اور پھر اٹھ کر باورچی خانے کی جانب بڑھ گئی۔

"تم بھی حد کرتے ہو بیٹا۔ ابھی اگر پروفیسر صاحبہ کے لیکچر شروع ہو جاتے تو کون روکتا انہیں" اکرم صاحب نے زارون کو لتاڑا۔

"اوہو ابو آپ کا بھی کوئی حال نہیں۔ غالباً ابھی تک ڈرتے ہیں شاید بیگم سے" وہ ہلکے پھلکے انداز مین بولا۔

"اور نہیں تو کیا بیوی کے غصے سے بڑھ کر بھی بھلا دنیا میں کچھ خوفناک ہوا ہے" اکرام صاحب چہرے پر مصنوعی ڈر سجائے بولے۔

جبکہ زروان بے ساختہ ہنس پڑا اور پھر زِروا کو بلانے لگا جو نہ جانے چائے بنا رہی تھی یا پائے۔

رات کو عشائیہ کے بعد جلد ہی سب ہی آرام کی غرض سے اپنے کمروں میں چلے گئے۔زروا اپنا کمرہ پہلے ہی ٹھیک کر چکی تھی اور اب بستر پر نیم دراز اپنے فون میں مگن تھی۔یوں تو اس کا کمرہ سب سے شاندار تھا لیکن سنگھار میز کی پیچھے کی دیوار پر ایک بڑی دراڑ تھی جو کچھ تو میز کے پیچھے چھپی تھی لیکن کچھ حصہ نظر آ رہا تھا۔زروا نے سوچ رکھا تھا کہ چند دن تک وہ ابو یا بھائی سے کہہ کر اس دیوار کو ٹھیک کروا دے گی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ ایسا کچھ ہو گا ہی نہیں۔سنگھار میز کے قریب اگر غور کیا جاتا تو معلوم ہوتا کہ اس دیوار میں کچھ ہے۔کچھ بہت بھیانک۔جسکی خوفناک آنکھیں بیڈ پر دراز اس لڑکی کو گھور رہی ہیں۔

یہ وہی سُوکیما اونا تھی جو ایشیکا وا کو کھا چکی تھی یا یوں کہنا مناسب ہو گا کہ اسے اپنی دنیا میں گھسیٹ کر ختم کر چکی تھی۔سُوکیما اونا

(Sukima-onna, the gap woman)

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاپان کی ایک ایسی لڑکی کا بھوت ہے جو دیواروں کی دراڑوں میں پائی جاتی ہے۔ایک ایسی عورت جو آپ کو دیوار کی پتلی سی دراڑ سے بھی دیکھ سکتی ہے۔جاپانیوں کا کہنا ہے کہ ایک بار اگر آپ اس سے نظریں ملا لیں تو پھر وہ آپ کو گھورنا بند نہیں کرتی۔سوکیما ہر اس جگہ ظاہر ہو جاتی ہے جہاں تھوڑی سی بھی جگہ ہو۔اس کا گھورنا اس قدر ہولناک ہوتا ہے کہ وہ انسان کو پاگل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ جس انسان کی نظروں کا تصادم سوکیما او نا کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ ان لوگوں سے چھپن چھپائی کھیلنے کی درخواست کرتی ہے اور پھر جلد ہی وہ انسان کو گھسیٹ کر اپنی دنیا میں لے جاتی ہے۔آج تک کوئی نہ جان سکا کہ جو لوگ سوکیما کی وجہ سے غائب ہوئے ہیں ان کا کیا بنا۔انہیں زمین کھا گئی یا پھر آسمان نگل گیا؟

www.novelsclubb.com

••••••••

دو دن بعد:

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نومبر کے اوسط دن تھے اور جاپان میں برف باری کا آغاز ہو چکا تھا۔ یہ صبح سات بجے کا وقت تھا۔ نگویا کے خوبصورت علاقے میں واقع اس قدیم طرز کے بنے گھر میں سب ہی کھانے کی میز پر براجمان تھے اور جلدی جلدی ہاتھ چلا رہے تھے تاکہ اپنی اپنی راہ لیں۔

زارون کی آج ٹوکیو روانگی تھی۔ وہ ایک آخری نظر اپنے سامان پر ڈالتے اٹھا اور پھر ماں سے ملنے کے بعد اکرم صاحب کے ہمراہ باہر کو نکل پڑا جنہوں نے اسے بس اڈے اور زروا کو سکول چھوڑنا تھا۔

"لڑکی جلدی کرو اور کتنا کھاؤ گی تمھاری وجہ سے میری بس چھوٹ جائے گی" زارون دروازے کے بیچ و بیچ کھڑا اچھلاتے ہوئے بولا۔ وہ اس دفعہ اپنی گاڑی ٹوکیو ہی چھوڑ آیا تھا۔

"بس ایک منٹ میں آئی۔۔۔۔" زروا نے منہ میں ایک آخری چمچ سیریل کا بھرا اور بھاگتے ہوئے اپنے کمرے میں بیگ لینے چلی گئ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اندر آکر اس نے بیگ اٹھایا اور ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھ کر نکلنے ہی لگی تھی جب ایک سرگوشی نما آواز پر ٹھٹک کے رکی۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ کوئی نسوانی آواز ہے جو اس کا نام پکار رہی ہے۔

"زر۔وا۔۔۔۔۔" زروا نے یہاں وہاں نگاہ دوڑائی لیکن آواز کا محور نہ جان سکی۔اس کے ماتھے پر سلوٹیں پڑ گئیں۔

"اوہو زروا مٹی ڈالو جو بھی بلا شلا ہو گی دیکھ لیں گے" اور پھر تیزی نے باہر نکل گئ۔

اچانک ہی سنگھار میز کے پاس سرسراہٹ سی ہوئی اور دو ہاتھ دراڑ کی بیچ سے نمودار ہوئے۔اور پھر دھیرے دھیرے ایک لمبوترہ سا چہرہ بھی باہر کو نکلا جسکی آنکھیں دروازے کو گھور رہی تھیں۔ سُوکیما کے کھیل کا آغاز ہو چکا تھا۔اب دیکھنا یہ تھا کہ زروا بھی باقی لوگوں کی طرح اس کھیل کا حصہ بنے گی یا اپنا دامن بچا لے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سکول پہنچنے پر وہی معمول کا دن گزرا۔ کلاسیس، ہنسی مذاق، ٹیچر کی ڈانٹ، کسی کو چھیڑنا اور آخر میں سب سے مزے کی بات کہ آج کھانے میں کیا ہوگا۔

اب بھی زروا اپنی جاپانی دوستوں کے ساتھ میس کی جانب بڑھ رہی تھی اور تکے لگا رہی تھی کہ آج کیا کھائیں گے جب اچانک کچھ یاد آنے پر اسکی بریک لگی۔

"ہے تم تینوں کو ایک مزے کی بات بتاؤں" وہ پر شوق لہجے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"پھر کس کا بیگ چھپا کے آئی ہو؟" اس کی چشماٹو دوست کو لگا شاید وہ کسی کے ساتھ شرارت کر کے آئی ہے۔

"ارے نہیں نہیں" اس نے ہاتھ اٹھا کر تیزی سے نہ میں سر ہلایا اور پھر کہنے لگی۔

"آج صبح ایک عجیب سے چیز ہوئی میرے کمرے میں" وہ لہجے کو حتی الامکان پر اسرار بناتے ہوئے بولی۔

"ایسا کیا ہوا" اب کے دوسری دوست بولی۔

"ارے بتا رہی ہوں پہلے منہ تو بند کرو تم سب"۔

"پتہ ہے صبح جب میں اپنے کمرے میں بستہ اٹھانے گئی تو مجھے کسی عورت کی سرگوشی نما آواز سنائی دی جو میرا نام پکار رہی تھی۔ دو سے تین دفعہ مجھے اپنے نام کی بازگشت سنائی دی لیکن وہاں میرے علاوہ کوئی بھی موجود نہ تھا"۔

"ہو سکتا ہے یہ کسی پڑوسی کی شرارت ہو" چشماٹو نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

"ہمم اگر ایسا ہے تو پھر وہ مجھے جانتے نہیں" زروا پر سوچ انداز میں بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھا اب چلو بھی ورنہ میس میں جگہ نہیں ملے گی" تیسری دوست نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا جس سے اپنی بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی۔اور پھر وہ چاروں تیزی سے میس کے دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔

کھانے کا مینو دیکھ کر ان سب کی ہی باچھیں کھل گئیں۔جاپان ہو چائنہ ہو یا پھر کوریا ان تمام ممالک میں بچوں کی خوراک اور ان کی نشوونما کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔کیونکہ جب ایک انسان پوری طرح سے صحت مند رہے گا تبھی وہ زندگی کی بھاگ دوڑ میں آگے بڑھ سکے گا۔

ٹرے میں چاول،سوپ،سلاد اور مرغی کے باول اٹھائے ساتھ ہی جوس کے ڈبے لیے وہ چاروں ایک میز کے پاس آکر بیٹھ گئیں اور کھانا شروع کر دیا۔

•••••••••

رہتی ہے جو دیوار کے اُس پار

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کرتی ہے شاید وہ کسی کا انتظار

بعض لوگوں کے قیاس کے مطابق سُو کیما اونا سے چھٹکارا پانے کے دو طریقے ہیں۔ایک تو یہ آپ اپنے گھر میں موجود ہر بڑی و چھوٹی دراڑوں اور سوراخوں کو ٹیپ یا کسی دوسری چیز کی مدد سے بند کر دیں تاکہ پھر اس انسان کا دوبارہ اس خوفناک عورت سے سامنا نہ ہو سکے۔اس کے بر عکس یہ بھی ممکن ہے کہ کسی اور کے گھر پر آپ کا سامنا سوکیما سے ہو جائے اور آپ اسے وہیں پکڑ لیں لیکن اس چیز کے امکانات بہت کم ہیں۔

گھر آنے کے بعد زِروا کچھ دیر آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں ہی ٹھہر گئ۔کمبل کو چہرے تک تانے اسے غنودگی میں گئے چند منٹ ہی گزرے ہوں گے جب اسے اپنے نام کی بازگشت دوبارہ سنائی دی۔

"زر۔واااا"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس نے چندھیا کر آنکھیں کھولیں اور پھر چہرے پر برہمی سجائے اٹھ کر بیٹھ گئ۔

"یہ نیا تماشہ لگ گیا ہے" اسے سخت ٹھنڈ لگ رہی تھی اور اوپر سے یہ آواز۔اس نے یہاں وہاں نظریں گھما کر دیکھا اور پھر ایک جگہ اس کی نظر ٹک گئ۔ سنگھار میز کی ساتھ والی دیوار کے کریک میں اسے کچھ ہلچل سی محسوس ہوئی۔ گو کہ دراڑ اتنی کھلی اور بڑی نہ تھی لیکن غور کرنے پر معلوم ہوتا جیسے اندر کچھ ہل رہا ہے۔زروا نے تھوک نگلا اور پھر موبائل اٹھائے دھیرے دھیرے اس دیوار کے پاس آگئ۔ موبائل کی ٹارچ جلانے کے بعد وہ کئ لمحے تو سوچتی رہی کہ آیا دراڑ کے قریب ہو یا نہیں۔ لیکن اُس کی نوبت ہی نہ آئی کیونکہ اس سے پہلے ہی سوراخ سے ایک ہاتھ باہر کو نکلا۔ جبکہ زروا کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔وہ ابھی سنبھل بھی نہ پائی تھی کہ اب وہی لمبوترا سا چہرہ نظر آیا۔وہ منظر اس قدر دہشتناک تھا کہ کوئی بھی کمزور دل بندہ اپنے حواس کھو دے۔

"تت تم کون ہو؟" زروا نے ساری ہمتیں جمع کرتے ہوئے پوچھا لیکن چہرے سے سراسیمگی اور وحشت ٹپک رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تمھاری دوست "لمبوترے چہرے والی عورت کے منہ سے سرگوشی نما آواز نکلی۔

"ہرگز نہیں؟اور۔۔۔۔اور تم یہاں کیسے۔۔۔۔میرا مطلب اس دیوار کے اندر۔۔۔۔ایسا کیسے ممکن ہے "ٹوٹے پھوٹے الفاظ اس کے منہ سے ادا ہوئے۔

سو کیما بنا کوئی جواب دیے اسے گھورے گئ۔زروا مزید کچھ کہتی جب صفیہ بیگم کی آواز پر گردن موڑ کے دیکھا جو دروازے کے پاس کھڑی اسے بلا رہی تھیں۔زروا نے جب واپس دیوار کی اور گردن موڑی تو اب وہاں کچھ نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"زروا بچے کیا ہو گیا ہے کانوں میں روئی ٹھونس رکھی کیا؟کب سے بلا رہی ہوں "صفیہ بیگم گہری سنجیدگی سے بولیں۔

اس نے گہری سانس بھری اور خود کو سنبھالا۔ابھی وہ سچویشن سے خود واقف نہ تھی تو ماں کو کیا بتاتی۔

"امی ڈانٹیں تو مت" وہ منمنائی۔

"انسان بن جاؤ اچھا۔بچی نہیں رہی اب جو بات بات پہ میں سمجھانے بیٹھ جاؤں۔اٹھو فریش ہو حلیہ ٹھیک کرو پھر آ کر میرے ساتھ باورچی خانے میں ہاتھ بٹاؤ"۔

"یس پانچ منٹ میں کمنگ" وہ منہ بسورتے ہوئے بولی اور پھر اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

باورچی خانے میں کام کرتے وقت بھی اس کا سارا دھیان اس خوفناک عورت کی جانب تھا۔ ایک طرف سے دماغ کہتا کہ یہ سب وہم کے سوا کچھ نہیں لیکن پھر دوسری طرف تاویل دیتا کہ نہیں کھلی آنکھوں کا دیکھا جھٹلایا نہیں جا سکتا۔وہ کسی روبوٹ کی مانند روزمرہ کے کام سر انجام دے رہی تھی لیکن اس کی سوچوں کا محور اس کا کمرہ، دیوار کی دراڑ اور وہ عورت تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھانے کے دوران بھی وہ اسی ادھیڑ بن میں رہی جب اکرم صاحب نے اس کی پلیٹ میں چاول ڈالتے ہوئے اسے مخاطب کیا۔

"میری بیٹی کو آج کسی سے ڈانٹ پڑی ہے کیا جو اتنی چپ چپ ہے"۔

وہ مسکرائی اور پھر کہنے لگی "جی ڈانٹ تو واقعی میں پڑی ہے"۔

www.novelsclubb.com

"تو لوگ اب ہماری غیر موجودگی میں ہماری گڑیا کو تنگ کرتے ہیں" وہ مصنوعی خفگی سے بولے۔

"بلکل یہ زیادتی ہے مجھ معصوم پر" وہ بھی بچوں کی طرح بولی جبکہ صفیہ بیگم نفی میں سر ہلاتے ہوئے خاموشی سے کھانا کھاتی رہیں۔

"یعنی اب لازماً مقدمہ لڑنا پڑے گا؟" اکرم صاحب نے بیوی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جی بلکل" زروا نے تیزی سے سر اوپر نیچے کیا۔

"ابھی اگر میں نے میٹھا لا کر میز پہ رکھ دیا تو آپ دونوں باپ بیٹی ہر مقدمہ اور شکایت بھول کے جیل سے فرار ہوئے قیدی کی طرح اس پر جھپٹ پڑیں گے" صفیہ بیگم نے مسکراتے ہوئے طنز کیا۔ وہ اچھے سے واقف تھیں ان کے میٹھے کو لے کر پسندیدگی سے۔

"ہمم تو رشوت دی جا رہی ہے۔ کیا کہتی ہو بیٹی قبول کر لی جائے" اکرم صاحب نے جگ میں پانی ڈالتے ہوئے بیٹی سے پوچھا۔

زروا چہکی اور پھر باپ کے کان کے قریب ہو کر کہنے لگی "گاجر کا حلوہ بنا ہے ڈن کریں"۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ارے پھر تو ہماری بیگم یہ مقدمہ جیت گئ۔ہم نے ہار مانی۔اب چلیں جا کر جلدی سے حلوہ لے کر آئیں" وہ بیوی کو تنگ کرتے ہوئے بولے۔

"بس یہیں تک تھا آپ لوگوں کا ڈرامہ" سینے پر بازو باندھے کسی ٹیچر کی مانند انہوں نے پوچھا جس پر دونوں باپ بیٹی نے اچھے بچوں کی طرح سر ہلایا اور پھر ہنسنے لگے۔

....

کھانا کھانے اور امی کے ساتھ باورچی خانہ سمیٹنے کے بعد زروا کے قدم اب کمرے کی جانب تھے جہاں ایک خوفناک اور انوکھی کہانی اس کی منتظر تھی۔وہ اپنے کمرے کے پاس آکر رکی اور پر سوچ نظریں دروازے پر گاڑے دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئی۔

"زِروا اکرم یہ جو بھی چیز ہے اس سے ڈرنا نہیں بلکہ لڑنا ہے۔(کیونکہ جو ڈر گیا وہ م۔ر گیا)" ایک بھولا بسرا ڈائیلاگ اس کے ذہن کے پردے پر لہرایا۔

www.novelsclubb.com

"بچو وہ ہو تو تم بھی جاپانی بھلے سے بدروح ہی سہی لیکن ایک پاکستانی کا مقابلہ نہیں کر سکتی" دور کہیں دماغ میں پاکستان کے قومی گانے گونجنے لگے جس سے محترمہ کا مورال ساتویں آسمان پر پہنچ گیا اور اسے یوں لگا جیسے وہ کسی جنگ پر جا رہی ہے۔

"او ہو زروا اب چل بھی اندر کیا رات باہر ہی گزار دے گی" آخر میں خود ہی خود کو جھڑکا اور پھر ایک لمبی سانس کھینچ کر کمرے کا دروازہ وا کیا اور اندر داخل ہو گئی۔

وہ قدم قدم چلتی اس دیوار کے پاس آئی اور یہ دیکھ کر اس دل دھک سے رہ گیا کہ اس خوفناک عورت نے اپنا آدھا دھڑ باہر نکال رکھا تھا جبکہ اس کی بنا ڈیلوں والی آنکھیں بدستور اسے گھورے جا رہی تھیں۔

"دیکھو میں تم سے ڈرتی ورتی نہیں ہوں اسلیے سیدھے سیدھے بتا دو کہ کیا چاہتی ہو تم؟" زروا نے لہجے کو حتی الامکان مضبوط بناتے ہوئے کہا ورنہ دل تو اس کا سوکھے پتے کی مانند لرز رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوکیا اونا بنا کوئی جواب دیے اسے دیکھے گئ۔ تقریباً کوئی پندرہ منٹ گزر جانے کے بعد بھی وہ کچھ نہ بولی تو زروا تھک کر اپنے بیڈ پر جا کر بیٹھ گئ اور اس سے مخاطب ہوئی۔

"بہن اگر تم نے منہ سے پھوٹنا ہی نہیں تو گھورے کیوں جا رہی ہو جاؤ اپنی دیوار میں آرام کرو اور مجھے بھی کرنے دو۔ اچھے سے پتہ بھی صبح سکول کے لیے اٹھنا ہوتا ہے خود کو تو کوئی کام نہیں"۔

وہ اب اس سے نظریں چرائے اپنا کمبل پھیلانے لگی۔

"گھورے تو ایسے جا رہی ہے جیسے ابھی کچا چبا جائے گی" زروا نے ڈرتے ڈرتے سوچا۔ کمرے سے باہر کیے گئے ارادے اب ریت کی دیوار ثابت ہو رہے تھے۔

یہی سوچتے سوچتے کب زروا کی آنکھ لگی اسے خبر ہی نہ ہوئی۔

"ٹپ۔۔۔۔ٹپ۔۔۔۔ٹپ" ہوش تو اسے تب آیا جب اسے اپنے چیری پر کچھ گیلا گیلا محسوس ہوا۔ زروا نے کروٹ بدلی لیکن پھر کراہ کر رہ گئی۔ اس نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پہلے پہل تو نیم اندھیرے کے باعث کچھ نظر نہ آیا لیکن دو بار مرتبہ آنکھیں جھپکنے کے بعد جب بصارت کچھ ٹھیک ہوئی تو گویا اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔وہ کھردری زمین پر لیٹی تھی جس سے چھوٹے چھوٹے نوکدار پتھر باہر کو نکلے ہوئے تھے۔اس نے چہرے کو چھو کر اپنی انگلیاں دیکھیں تو وہاں سرخ خون نظر آ رہا تھا۔زروا نے تیزی سے آستین کی مدد سے اپنا چہرہ صاف کیا اور نظر اوپر کی جانب کو اٹھائی جہاں ایک مردہ پرندہ الٹا لٹکا ہوا تھا اور اسکے جسم سے قطرہ قطرہ خون نیچے گر رہا تھا۔زروا کو ابکائی آئی۔اس نے چند گہرے گہرے سانس لیے اور پھر یہاں وہاں نظر دوڑائی۔یہ ایک غار نما جگہ تھی مگر حیرت کی بات تو یہ تھی کہ نہ ہی یہاں کوئی دہانہ تھا اور نہ کوئی سراخ لیکن پھر بھی ٹھنڈی یخ ہوا ہڈیوں میں گھستی ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔یہی نہیں بلکہ غار میں ہلکی سی سبز روشنی بھی تھی۔زروا اندازہ نہ لگا سکی کہ روشنی آ کہاں سے رہی ہے۔ابھی وہ مزید کچھ سوچتی کہ یکدم ہی وہ لمبوترے چہرے والی عورت اس نے سامنے نمودار ہو گئ۔زروا کے حلق سے ایک بے ساختہ چیخ نکلی جو غار میں گونج کر رہ گئ۔

••••••••

وہ ہاتھوں کے بل خود کو پیچھے گھسیٹتے ہوئے بولی "یہ تم مجھے کہاں لے آئی ہو؟"اس کا تنفس تیز ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ہی ہو جو میری مدد کر سکتی ہو" ایک کھڑ کھڑاتی ہوئی آواز سوکیما کے منہ سے نکلی۔

"کیسی مدد۔۔۔۔۔کیا کہہ رہی تم" زروا نے خود کو سنبھالا۔

"تم وہ واحد لڑکی ہو جس کے دماغ پر میرے گھورنے کا کوئی اثر نہ ہوا جسکے باعث میں تمھارا شکار نہ کر سکی"۔وہ بناڈیلے والی آنکھیں اس پر گاڑتے ہوئے بولی۔

"اب تک میں نے جتنے بھی لوگوں کو دیکھا ہے وہ سب اپنا دماغی توازن کھونے کے باعث میرے ہاتھوں مر چکے ہیں۔پر اب میری تلاش ختم ہوئی۔۔۔۔۔مجھے کسی ایسے ہی انسان کی ضرورت تھی جو مجھے ان دو دنیاؤں کے چنگل سے چھٹکارا دلا سکے"۔

زروا آنکھوں میں حیرت لیے اسے تکے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کیسے تمھاری مدد کر سکتی ہوں۔ میں تو خود ایک عام سی انسان ہوں" زروا کو اپنا آپ پھنستا ہوا نظر آیا۔

"بہادر اور نڈر انسان بہت سے ایسے کام کر جاتا ہے جسکا اسے خود بھی اندازہ نہیں ہوتا" سوکیما نے جواب دیا اور پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔

زروا نے پہلے اس کے ہاتھ اور پھر سراپے پر نظر ڈالی۔ سیاہ لمبے بال، مردے کی مانند پیل رنگت، سرخ چغہ نما لباس پہنے اور سرخ ہونٹوں پر دوستانہ مسکراہٹ سجائے اس وقت بھی وہ اتنی ہولناک معلوم ہو رہی تھی کہ کسی کے بھی ہوش اڑ جائیں۔

www.novelsclubb.com

"میں کیسے یقین کر لوں ایک بدروح پر۔ تم مجھے دھوکہ بھی تو دے سکتی ہو؟" زروا نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

سوکیما اونا نے اب کے دوسرا ہاتھ کی مٹھی آگے بڑھائی جس میں ایک ننھی سی پوٹلی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ پوٹلی اپنے پاس رکھ لو اور اگر پورے سفر میں کہیں پر بھی تمھیں یہ احساس ہو کہ میں تمھیں دھوکہ دے رہی ہوں یا مارنا چاہتی ہوں تو اسے فوراً میرے جسم پر چھڑک دینا۔اس سفوف کے باعث چند ثانیے میں ہی میرا جسم راکھ کا ڈھیر بن جائے گا۔پھر اسی راکھ کی ایک چٹکی اٹھا کر اگر تم اپنی دونوں ہتھیلیوں پر مسلو گی تو یہ تمھیں واپس اپنے کمرے تک پہنچا دے گی"۔

زروا نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا اور وہ پوٹلی تھام کر اپنی نائٹی کی جیب میں رکھ دی۔اب چونکہ بلی تھیلے سے باہر نکل چکی تھی تو زروا نے بھی سوچا کہ اس کہانی کا اختتام کرنا ہی پڑے گا۔ اس نے سوکیا کا بڑھا ہوا ہاتھ تھاما اور کھڑی ہو گئ۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟اور مجھے کیا کرنا ہو گا؟"زروا نے اس کے خوفناک سراپے سے نظریں چراتے ہوئے پوچھا۔

"وقت کا سفر"سوکیا کے منہ سے نکلا جسے سن کر یکلخت ہی زروا کو اپنا خوبصورت قدیم گھر یاد آ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہ جانے امی ابو کا کیا حال ہو گا میرے بغیر" آنسوؤں کا ایک گولہ سا گویا اس کے گلے میں پھنس گیا۔ وہ مزید کچھ سوچتی جب سوکیما کی کھڑ کھڑاتی آواز پھر سے گونجی۔

"ہم وقت کا سفر طے کریں گے جسکے لیے ہمیں اس غار سے نکل کر بلاؤں کے جنگل کو پار کرنا ہو گا۔ جنگل کے آخری سرے پر ایک سفید غار موجود ہے جو ہمیں وقت کے پیچھے حصے میں لے کر جائے گا" اس نے تفصیلاً کہا۔

پھر زروا کا ہاتھ پکڑ کر غار کی ایک دیوار کے پاس آ گئی۔

www.novelsclubb.com

سوکیما غار کی اس دیوار کو گھورے جا رہی تھی جب زروا نے کچھ یاد آنے پر پوچھا۔

"یہ عجیب سا پرندہ کیوں ایسے لٹکا ہوا ہے؟" اس نے پیچھے کی جانب اشارہ کیا۔

"یہ آسیبی کوا ہے جسکی قربانی میں نے آدھا گھنٹہ قبل دی ہے۔اسی کے خون کی باعث کوئی بھی بلا تمھارے دماغ پر قبضہ نہیں کر پائے گی"۔

"لیکن ابھی تو تم نے کہا تھا کہ میری بہادری کے باعث ہی تم مجھے نقصان نہ پہنچا سکیں تو پھر اس چیز کی کیا ضرورت تھی"زروا کا اس کوے کو دیکھ کر ہی دل خراب ہو رہا تھا۔

"ہر بلا مختلف قسم کی طاقت رکھتی ہے۔اس لیے احتیاط ضروری تھی"اس نے وضاحت دی۔

زروا نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر کیا دیکھتی ہے کہ وہ غار جسکی دیوار کے سامنے وہ کھڑی تھیں وہ دیوار آہستہ آہستہ شق ہوتی گی اور تیز دودھیا روشنی نے انکا استقبال کیا۔زروا نے بے ساختہ اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور چند قدم آگے بڑھائے لیکن سامنے نظر آنے والا منظر اسکی توقع کے مطابق بلکل بھی نہ تھا۔اس نے ذہن میں جس جنگل کا نقشہ بنایا تھا یہ عین اس کے الٹ تھا۔یوں معلوم ہوتا جیسے کوئی آفت نازل ہوئی ہو اس جنگل پر۔گو کہ درخت اور پودے اپنی جگہ موجود تھے لیکن وہ اس قدر گلے سڑے تھے جیسے انہیں کوئی بیماری لگ گئی ہو۔چاروں

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

طرف ہو کا عالم تھا۔آسمان پر کالی گھٹائیں چھائیں تھیں جسکے باعث دن میں بھی رات کا سا گمان ہو رہا تھا۔زروا خاموشی سے سوکیما کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھتی گی ُلیکن کچھ سوچ کر وہ یکلخت ہی رک گئ۔

"ام سوکیما اونا۔۔۔تم نے تو کہا تھا کہ یہ جنگل بلاؤں کا مسکن ہے پر یہاں تو ہر طرف ویرانی چھائی ہے"۔

"رکو مت چلتی رہو ورنہ کوئی بھی بلا تم پر کسی بھی وقت حملہ آور ہو سکتی ہے"۔سوکیما نے اسکا ہاتھ کھینچا۔

"اور رہی بات ویرانی کی تو اس وقت وہ تمام بلائیں تمھاری نظروں سے اوجھل ہیں لیکن جلد ہی وہ تمھارے سامنے آئیں گی"سوکیما کے اس انکشاف پر تو زروا کو اپنا خون جمتا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اے بدروح ڈرا کیوں رہی ہو" زروا کی بات ابھی مکمل بھی نہ ہونے پائی تھی جب یکلخت ہی ایک عورت اس کے سامنے نمودار ہوئی جسے دیکھ کر زروا کے قدم خود بہ خود رک گئے جبکہ سوکیا اپنے بناڈ یلے والی آنکھوں سے محض اسے گھورے گئی۔

جاپانیوں کے روایتی لباس میں ملبوس اس عورت نے چہرے کے آگے کاغذ کا پنکھا تھام رکھا تھا۔ جبکہ دوسرے ہاتھ میں قینچی پکڑی تھی۔

"(Watashi kirei?)"

"کیا میں خوبصورت ہوں؟" اس عورت نے زروا سے ایک عجیب و غریب سوال کیا۔ زروا نے بجائے جواب دینے کے سوکیا کو دیکھا جو نہ میں سر ہلا رہی تھی۔ اور پھر کہنے لگی "مت دیکھو اسے اور نہ ہی کوئی جواب دینا"۔

یہ کہنے کے بعد وہ دونوں اس عورت کو نظر انداز کر کے آگے بڑھنے لگی لیکن عورت کی کان پھاڑ دینے والی چیخ نے زروا کو ایک بار پھر سے رکنے پر مجبور کیا۔ اور جب اس نے مڑ کر عورت کی جانب دیکھا تو اس کی سٹی گم ہو گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"افففف یہ کیا ہے؟" زروا نے اپنی آنکھیں میچ لیں۔

وہ عورت اور کوئی نہیں بلکہ کُوچی۔ساکی۔اونا تھی۔

(Kuchi-sake-onna)

ایک ایسی جاپانی بدروح جس کے دونوں اطراف سے منہ کانوں تک کٹا ہوا تھا اور سرخ لہو منہ سے نکل کر زمین پر گر رہا تھا۔

سوکیما نے زروا کے ہاتھ کو جھٹکا دے کر ہوش دلایا اور پھر آگے بڑھنے لگی۔ساتھ ہی ساتھ وہ اس عورت کے بارے میں بھی بتانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہ ایک ایسی قدیم بلا ہے جو رات کو سنسان راہوں پر اپنا شکار ڈھونڈتی ہے۔اس کا وتیرہ یہ ہے کہ یہ چہرہ چھپائے اپنے شکار کے سامنے جا کر ان سے پوچھتی ہے کہ کیا میں خوبصورت ہوں؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر سامنے والا ہاں میں جواب دیتا ہے تو پھر یہ اپنا ماسک یا پنکھا جس چیز سے بھی اپنا چہرہ ڈھکا ہو وہ ہٹا کر اپنا کٹا ہوا منہ دکھاتی ہے اور دوبارہ سے پوچھتی ہے کہ اب بتاؤ؟

(Kore demo?)

اگر تو سامنے والا ڈر کے "نہیں" میں جواب دیتا ہے تو یہ اسی طرح چیخ کر ان کا منہ کانوں تک قینچی سے کاٹ دیتی ہے تاکہ وہ بھی اس جیسا بن جائے۔اور اگر کوئی انسان جان بچانے کی خاطر "ہاں" میں جواب دے دیتا ہے تو یہ اس وقت تو خاموش ہو جاتی ہے لیکن اس انسان کا گھر تک پیچھا کرتی رہتی ہے اور پھر اسی رات اس انسان کو ذبح کر دیتی ہے۔"

زروا نے کن اکھیوں سے پیچھے کی جانب دیکھا جہاں اب کسی عورت کا نام و نشان نہ تھا۔اس نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا۔

"لیکن وہ ایسا کیوں کرتی ہے؟" زروا نے دماغ میں پنپتے سوال کو الفاظ کا جامہ پہنایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیونکہ اس کی موت بھی ایسی ہی ہوئی تھی۔ کوچی۔ ساکی ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی جو اپنے شوہر کے ہمراہ ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہی تھی۔ اس کا شوہر ایک سپاہی تھا جو رات کو دیر سے گھر آتا۔ ایک روز وہ رات کو جلدی گھر آگیا۔ وہ مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اس نے دیکھا کہ کوچی۔ ساکی اپنے کمرے میں اکیلی نہیں بلکہ کوئی مرد اس کے ساتھ موجود ہے جو اسکے شوہر کو دیکھ کر فوراً کھڑکی سے باہر کود گیا جبکہ کوچی۔ ساکی گھبراتے ہوئے اپنے شوہر کو وضاحت دینے لگی جس نے اسکی ایک نہ سنی اور غصے و غیرت کے باعث ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار سے اس کا منہ بیچ سے چیر ڈالا۔ بس تب سے اس کی روح بھٹک رہی ہے اور ہر نظر آنے والے انسان سے اپنا بدلہ لے رہی ہے"۔ سوکیا اونا یہ بتا کر خاموش ہو گئی جبکہ زروا سوچ گئی کون زیادہ گنہگار تھا کوچی۔ ساکی یا پھر اسکا شوہر؟

www.novelsclubb.com

....

صفیہ بیگم نے زروا کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن جواب نہ پا کر وہ اندر داخل ہو گئیں۔ انہوں نے یہاں وہاں نظریں دوڑائیں پر زروا کمرے میں موجود نہ تھی۔ وہ سمجھیں کہ غسل خانے میں ہو گی اور پھر اسے بلانے لگیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زرواب بچے جلدی کرو سکول نہیں جانا کیا؟ آج تو تمھارا ٹیسٹ بھی ہے" وہ اس کا بستر ٹھیک کرتے ہوئے اونچی آواز میں کہنے لگیں لیکن جواب ندارد۔

"لڑکی کیا ہو گیا ہے سو گئی ہو کیا وہیں پر۔ بندہ ہوں نہ میں ہی جواب دے دیتا ہے" پر اگلی جانب اب بھی خاموشی رہی۔ صفیہ نے آگے بڑھ کر کسی احساس کے تحت جب غسل خانے کے دروازے کو کھولا تو وہ کھلتا ہی چلا گیا۔ انہوں نے بتی جلائی اور پھر اندر جھانکنے لگی۔

ان کے چہرے پر ہلکا سا اضطراب جھلکا "کہاں چلی گئی یہ اتنی صبح سویرے؟"

www.novelsclubb.com

وہ پھر سے کمرے کی جانب مڑیں اور ہر ایک چیز کا اچھے سے جائزہ لیا۔ کمرے میں کچھ بھی قابل اعتراض نہ تھا ہر شے اپنی جگہ پر موجود تھی۔ حتی کہ زرواکے چپل بھی بیڈ کے پاس پڑے تھے اور اس کا اوور کوٹ کھونٹی پر لٹکا ہوا تھا جس سے یہی ثابت ہوتا کہ وہ گھر سے باہر نہیں گئی۔

صفیہ اب کے کمرے سے باہر کو نکلیں اور گھر کے باقی حصوں میں اپنے لختِ جگر کو ڈھونڈنے لگیں۔

"زرواا گر یہ تمھاری کوئی شرارت ہے تو سن لو پھر مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ماں کو تنگ کرتے ہوئے شرم نہیں آتی "انہوں نے لاونج میں کھڑے ہو کر اونچی آواز میں کہا جس پر اکرم صاحب بھی کمرے سے نکل آئے اور سوالیہ نظروں سے اپنی بیگم کو دیکھنے لگے۔

www.novelsclubb.com

"خیر تو ہے بیگم صاحبہ آج صبح سویرے ہی مزاج برہم ہیں "انہوں نے اپنے ازلی انداز میں مسکرا کر پوچھا۔

"آپ نے تو کہیں بیٹی کے ساتھ مل کر کوئی شرارت نہیں کی؟وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگیں۔

"کیا مطلب؟؟؟"وہ چونکے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زروانہ جانے کہاں غائب ہو گئی ہے۔نہ تو وہ اپنے کمرے میں موجود ہے اور نہ کہیں اور۔میں نے لان بھی چیک کر لیا بلکہ مین گیٹ بھی دیکھ آئی وہ بھی بند ہے" اب کہ وہ پریشانی سے بولیں۔

"سچ سچ بتائیں اکرم صاحب ہر وقت کا ہنسی مذاق اچھا نہیں ہوتا"۔

"کیا بات کر رہیں آپ میں بھلا ایسا مذاق کیونکر کرنے لگا۔اور زروا اتنے سویرے کہاں جا سکتی ہے" اب کہ انہیں بھی فکر لاحق ہوئی۔

"آپ بیٹھیں میں خود دیکھ کے آتا ہوں۔یہیں کہیں ہو گی" اکرم صاحب نے بیوی کو صوفے پر بٹھایا اور خود گھر کا کونہ کونہ دیکھنے لگے۔

تقریباً بیس منٹ کی خواری کے بعد وہ ڈھیلے ڈھیلے قدموں سے چلتے ہوئے لاونج میں آئے اور وہیں صوفے پر ڈھے گئے۔صفیہ تو انکے چہرے پر رقم ناکامی کو دیکھ کر ہی رو پڑیں۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ راتوں رات غائب ہو جائے۔کچھ تو کریں اکرم صاحب" صفیہ نے انکا کندھا ہلایا۔جبکہ وہ اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے سوچنے لگے کہ آخر کو ماجرا کیا ہے۔

"تم ایسا کرو کہ اسکی دوستوں کو کال کر کے پوچھو ہو سکتا کسی کو کوئی ایمرجنسی لاحق ہو وہ کسی دوست کے گھر چلی گئی ہو۔اگر ایسا نہ بھی ہوا تب بھی ہمیں اسکی دوستوں سے کوئی نہ کوئی خبر تو مل ہی جائے گی" اکرم صاحب بولے۔

صفیہ بیگم نے سر ہلایا اور پھر پاس پڑا فون اور ڈائری اٹھا کر اس کی چاروں دوستوں کو کال کرنے لگیں۔زروا کی گمشدگی کا سن کر وہ بھی پریشان ہو گئیں اور صفیہ کو تسلی دینے لگیں۔ان چاروں سے انہیں جو بات معلوم ہوئی وہ خاصی تشویشناک تھی۔کال بند کرتے ہی وہ بھاگتی ہوئی زروا کے کمرے میں گئیں۔اکرم صاحب بھی ان کے تعاقب میں اٹھے اور آگے بڑھ گئے۔اندر پہنچ کر صفیہ نے ہر ایک دیوار کا جائزہ لیا اور پھر سنگھار میز کے کونے پر آخر کار انہیں وہ دراڑ نظر آ ہی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"نہیں۔۔۔۔۔ایسا نہیں ہو سکتا" صفیہ نے اپنا سر تھاما اور لڑکھڑاتے قدموں سے پیچھے ہٹیں جب اکرم صاحب نے انہیں تھاما۔

"صفیہ کیا بات ہے آپ ایسے کیوں برتاؤ کر رہی ہیں؟ اور زروا نے دوستوں نے کیا کہا؟"

صفیہ نے ایک نظر شوہر پر ڈالی اور پھر دھیرے دھیرے انہیں سب بتانے لگی کہ کیسے زروا کو کمرے میں اپنے نام کی باز گشت سنائی دیتی تھی۔ پھر انہوں نے دیوار کی جانب اشارہ کر کے بتایا یقیناً یہ سوکیما۔اوناکا ہی کام ہے۔ ایک ایسی بدروح جو لوگوں کو اپنی دنیا میں کھینچ کر موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے"۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیسی فضول باتیں کر رہیں آپ۔ آج کل ان چیزوں کا کوئی وجود نہیں" اکرم صاحب جھنجھلائے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اس چیزوں کا وجود ہزاروں سال پہلے بھی تھا اور آج بھی ہے۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ میں نے کتنی ریسرچ کی ہے ان سب پر" صفیہ نے ان کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا جس پر وہ چپ کر گئے۔

"مجھے کسی علم والے کو بلوانا ہو گا۔ میں ایسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی نہیں رہ سکتی۔ مجھے اپنی بیٹی کو بچانا ہے ہر حال میں" صفیہ نے کچھ سوچتے ہوئے اپنا موبائل اٹھایا اور کسی کا نمبر ملانے لگیں۔ جبکہ اکرم صاحب اس دراڑ کو دیکھتے ہوئے کسی سوچ میں گم تھے۔

www.novelsclubb.com

....

بظاہر تو وہ غار دکھنے میں قریب معلوم ہوتا لیکن زروا کو محسوس ہو رہا تھا کہ جوں جوں وہ آگے جاتے غار سے انکا فاصلہ کم ہونے کے بجائے بڑھتا ہی جاتا۔ حتیٰ کہ اس کی ٹانگیں جواب دے چکی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"کیا ہم کچھ دیر کے لیے ستانے نہیں بیٹھ سکتے؟"اس نے سوکیما پر ایک سرسری نظر ڈالتے ہوئے پوچھا جس پر وہ اسے اپنے ازلی انداز میں گھورنے لگی۔

"نہیں"یک لفظی جواب آیا۔

زروا کا منہ بن گیا"زبردستی ہے بھئی مفت کی مصیبت میں پھنس گئی ہوں"وہ زیر لب بڑبڑائی۔

"یار بدروح تم تو الریڈی مردہ ہو لیکن میں تو ایک جیتی جاگتی انسان ہوں ناں اگر مجھے کچھ ہو گیا تو تمھاری آتما کو کہاں سے سکون دلواؤں گی۔بلکہ میری تو خود کی روح بے چین ہو کے اس بیاباں میں بھٹکتی پھرے گی"وہ بیچارگی سے بولتی گئی۔

سوکیما پر اس کی باتوں اثر ہوا یا نہیں لیکن وہ یکدم ہی رک گئی اور اسے ایک بڑے پتھر کی اوٹ میں لے گئی۔زروا نے جب اس سیاہ چپچپے پتھر کو دیکھا تو بنا کچھ کہے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جب تک میں نہ کہوں خاموش رہنا" سوکیما سرد لہجے میں بولی۔

"کیا کوئی نئی بلا آنے والی ہے؟" زروا نے آہستگی سے استفسار کیا اور پھر سر کو زرا سا اونچا کر کے سامنے دیکھنے لگی لیکن سامنے وہی موت کا سا سناٹا چھایا تھا۔

اچانک ہی پیچھے سے کسی نے اسے زور سے کھینچ کے دبوچا کہ زروا کا ہاتھ سوکیما کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

"ہنانا ہنانا۔۔۔۔۔۔" وہ سیاہ بالوں سے بھری ایک بلا کیو کیگن (Keukegen) تھی جسکے سر سے لے کر پاؤں تک بال ہی بال تھے۔ محض اس کی گول گول الو نما آنکھیں اور باہر کو نکلے ہوئے نوکیلے چھوٹے دانت ہی نظر آرہے تھے۔ زروا کو لگا کہ وہ ہوش کھو دے گی۔

"بنیکا ڈو ڈو" وہ بلا کسی بچے کی آواز میں پھر سے گویا ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ کیا اناپ شناپ بک رہی ہے" زروا کے منہ سے گھٹی گھٹی آواز برآمد ہوئی۔

"یہ کہہ رہا ہے کہ یہ لڑکی میری ہے اور میں اسے ساتھ لے کر ہی جاؤں گا" سوکیما نے کسی روبوٹ ٹرانسلیٹر کی مانند جواب دیا اور پھر چپ ہو کے سامنے خلا میں گھورنے لگی۔

زروا اپنی مدد آپ کے تحت خود کو اس کی شکنجے سے نکالنے کی تگ و دو کرنے لگی جبکہ وہ بلا اسے مضبوطی سے تھامے اب اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔ایک عجیب سی سڑاند اسکے جسم سے اٹھ رہی تھی۔زروا نے پہلے تو چند گہرے گہرے سانس لیے اور پھر اپنی ساری ہمت مجتمع کرتے ہوئے ایک زوردار لات پیچھے سے اس بلا کے پیٹ میں رسید کی لیکن کچھ خاطر خواہ اثر نہ ہوا۔ زروا نے پے در پے وار کیے تب جا کر وہ بالوں کا گچھا لڑکھڑایا اور زروا نے غنیمت جان کر خود کو اس کے چنگل سے آواز کیا۔وہ تیزی سے سوکیما کے پیچھے آکر چھپ گی ٔجس نے فوراً ہی اسکا ہاتھ تھام لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"اب کیا فائدہ ہاتھ پکڑنے کا تمھارے سہارے بیٹھی رہتی تو اس بلا نے تو کب کا مجھے لے جانا تھا" زروا ہانپتی ہوئی غصے سے بولی اور اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔

"ہاتھ نہ چھوڑو اسی میں تمھاری بھلائی ہے" سوکیما نے اپنی ٹھنڈی گرفت مضبوط کی۔

اور پھر سامنے کھڑی اس بلا کو دیکھتے ہوئے کہنے لگی "جب تک تم اس کے چنگل میں تھی میں بلا پر حملہ نہیں کر سکتی تھی ورنہ اسکی زد میں تم بھی آجاتی"۔

"لیکن اب تو کچھ کرو ورنہ جس انداز میں یہ مجھے گھور رہا ہے کوئی بعید نہیں کہ دوبارہ مجھے پکڑ لے" زروا نے گھبراتے ہوئے کہا۔

"ایکیما شاہووووویا (لڑکی میرے حوالے کرو)" وہ بلا غصے چیختی ہوئی بولی لیکن سوکیما کی ایک خوفناک گھوری نے جلد ہی اسے خاموش کروا دیا۔ وہ اس کے دماغ پر قابو پا چکی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جاؤاور جاکراپنے غار میں سو جاؤ"سو کیمانے حکم دیااور وہ بلا واپس مڑ کر پھد کتے پھد کتے آنکھوں سے اوجھل ہو گئ۔

زروانے ایک تھکی سانس فضامیں خارج کی اور وہیں بیٹھ کر پتھر سے سر ٹکائے آنکھیں موند لیں۔ نجانے اس سفر کا انجام کیاہونے والا تھا۔وہ زندہ رہے گی بھی یا نہیں۔

"تم چاہو تو کچھ دیر آرام کرلو"سو کیمااپنے ازلی ٹھنڈے انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"بڑی مہربانی آپکی"زروانے طنز کیااس کے اعصاب جواب دے چکے تھے۔ لیکن اسے ہارنا نہیں تھاوہ انسان تھی اشرف المخلوق اسے ان بلاؤں کو دکھاناتھا کہ وہ ان سے نہیں ڈرتی۔اسے اپنی ماں کو بتاناتھا کہ بھلے ہی وہ لاابالی سہی پر وہ ایک بہادر انسان ہے اور ہر حالات کا ڈٹ کر مقابلہ کرسکتی ہے۔

"میرے خیال سے ہمیں اپنا سفر شروع کر دینا چاہیے جتنی دیر کریں گے اتنا ہی مسئلہ بنے گا"

پندرہ منٹ بعد اس نے آنکھیں کھولیں اور اٹھتے ہوئے سوکیما سے کہا۔

"ہم منزل کے قریب ہی ہیں۔ غار کا دور نظر آنا محض تمھاری آنکھوں کا دھوکہ ہے تاکہ تم واپس پلٹ جاؤ۔ کیونکہ یہ جنگل خود بھی سانس لیتا ہے اور اسے یہ گوارا نہیں کہ کوئی انسان اسے پار کرے"۔

"جنگل سانس لیتا ہے" اس انکشاف پر تو وہ حق دق رہ گئی۔

سوکیما نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اسے لیے تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ وہ ٹائم ٹریول والا غار اب زیادہ دور نہ تھا۔ جنگل میں اب مزید اندھیرا پھیل رہا تھا۔ شاید رات ہونے والی تھی تبھی وقفے وقفے سے مختلف چنگھاڑ سنائی دے جاتی۔ زروا ہر نئی چیخ پر اچھل کے رہ جاتی اور یہاں وہاں جھانکتی لیکن صد شکر کوئی دوسری مخلوق سامنے نہ آئی۔

www.novelsclubb.com

تاریکی پھیلتے ہی ساری بلائیں جاگ جاتی ہیں اور انسانوں کی دنیا میں داخل ہونے کی کوشش کرتی ہیں۔ مہینے میں محض اماوس کی رات ہی ایسی ہوتی ہے جب انسانی دنیا میں داخل ہونے والا بھورا غار رونما ہوتا ہے۔تب اس جنگل میں مختلف خوفناک بلاؤں کی ایک لمبی قطار لگی ہوتی ہے جو یہاں سے نکلنے اور غار میں پہلے داخل ہونے کی خاطر ایک دوسرے سے لڑتی ہیں کیونکہ بھورا غار صرف ایک گھنٹے کے لیے ہی ظاہر ہوتا ہے۔

"آ گئی ہماری منزل "سوکیا نے غار کے سامنے پہنچ کر کہا۔

زروا نے ایک نظر پورے غار پر ڈالی اور پھر اپنے پیروں کو دیکھا جو چپل نہ ہونے کے باعث چھل گئے تھے اور اب ان میں جلن ہو رہی تھی جسے وہ ہونٹ بھینچ کر ضبط کرتی گئ۔وہ دونوں اس سفید غار کے دہانے میں داخل ہو گئیں جہاں ایک تیز سرخ روشنی نے انکا استقبال کیا۔روشنی اس قدر تیز تھی کہ زروا کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا اور اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔

••••••••

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صفیہ بیگم نے اپنی کسی جاننے والے پروفیسر کو بلوایا تھا جو روحانی علوم کے ماہر تھے۔پروفیسر شویونگ ٹوکیو میں رہائش پذیر تھے جسے اس وقت زارون اپنے ساتھ لے کر آرہا تھا جبکہ یہاں صفیہ اضطرابی انداز میں لاونج کے چکر کاٹے جارہی تھیں۔اکرم صاحب سنگل صوفے پر بیٹھے دل ہی دل میں اپنی بیٹی کی سلامتی کی دعا کررہے تھے۔اسکے علاوہ وہ اور کر بھی کیا سکتے تھے۔ بات اگر یہاں کی ہوتی تو وہ یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے نہ رہتے بلکہ اپنے ریسورسز کے ذریعے ابھی تک اپنی بچی کو بازیاب کرواچکے ہوتے پر یہ تو دنیا ہی الگ تھی جہاں ان کی بیٹی کو گھسیٹا گیا تھا۔وہ تو اس چیز کی الف ب سے بھی واقف نہ تھے۔

"گھنٹہ ہونے کو آیا ہے آخر یہ لوگ کب تک پہنچیں گے؟زرا فون تو کریں زارون کو"صفیہ بیگم بے چینی سے بولیں۔

"صفیہ پہلے تو آپ آرام سے بیٹھ جائیں یہاں۔یوں خود کو ہلکان کرنے سے کچھ نہیں ہونے والا" اکرم صاحب نے انہیں کندھوں سے پکڑ کر بٹھایا اور پھر زارون کا نمبر ملانے لگے۔ابھی پہلی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھنٹی گئی ہو گی جب مین گیٹ کھلا اور زارون کی گاڑی اندر داخل ہوئی۔ وہ دونوں میاں بیوی بھاگ کر باہر کو گئے۔

صفیہ تو بیٹے کو دیکھتے ہی ضبط کا دامن چھوڑ بیٹھیں اور اس کے سینے پر سر رکھ کے رونے لگیں۔

"وہ ہماری زروا کو لے گی۔ وہ لے گئی اُسے اپنی دنیا میں۔ زارون تمھاری بہن چلی گئی"۔

زارون نے ماں کے سر پر تھپکی دی اور پھر انہیں کندھوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا "امی پلیز خود کو سنبھالیں دیکھیں پروفیسر صاحب آگئے ہیں وہ یقیناً ہماری زروا کو وہاں سے نکال لیں گے" زارون نے انہیں پروفیسر شویونگ کی جانب متوجہ کیا جنکا بیگ اکرم صاحب گاڑی سے نکال چکے تھے اور اب دونوں صفیہ بیگم کو ہی دیکھ رہے تھے۔

"مس صفیہ آپ پریشان مت ہوں۔ یہ روحیں تب تک انسان کو نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک انسان خود نہ چاہے۔ یہ سارے نفسیات کے کھیل ہیں آپ تو خود پروفیسر ہیں آپ بخوبی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

واقف ہوں گی اس شے سے "شویونگ ہولے سے مسکراتے ہوئے بولے جس سے صفیہ اور اکرم کی ہمت بندھی۔

"جی چلیے اندر میں آپ کو زروا کا کمرہ دکھاتی ہوں "صفیہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے انہیں اندر بلایا۔

پھر وہ پورے گھر کا جائزہ لیتے ہوئے زروا کے کمرے میں پہنچے اور سیدھا دراڑ والی دیوار کی جانب بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

"اس سنگھار میز کو یہاں سے ہٹانا ہوگا کہ تا پورا کریک نظر آ سکے "شویونگ کے یہ کہتے ہی زارون نے جھٹ سے میز وہاں سے کھسکائی۔

وہ اب دیوار کے قریب جا کر وہاں کا جائزہ لینے لگے۔آنکھیں بند کیے وہ ایک انداز سے پتلے کریک پر انگلیاں پھیر رہے تھے۔چند لمحے وہ یہی چیز دہراتے رہے اور پھر آنکھیں کھول کر ان سب کو دیکھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"مجھے اس دیوار کے آگے بیٹھ کر عمل کرنا ہوگا جس کے بعد زروا کی لوکیشن معلوم ہو جائے گی اور یہ بھی کہ وہ ٹھیک ہے یا نہیں"۔

"پروفیسر صاحب آپ اسے اس دنیا سے نکال تو لیں گے ناں" اکرم صاحب تشویش سے بولے۔

پروفیسر شویونگ مسکرائے اور پھر دھیرے سے سر ہلایا "آپ فکر مت کریں زروا جلد ہی صحیح سلامت واپس آجائے گی" وہ مضبوط لہجے میں بولے۔

"میرے خیال سے ہمیں پروفیسر کو اکیلے چھوڑ دینا چاہیے تاکہ ان کے عمل میں کوئی خلل نہ ہو" زارون نے کچھ سوچ کر کہا اور پھر اکرم صاحب اور صفیہ کو بازو سے تھامے باہر لے گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جبکہ پروفیسر اب دیوار کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے بیگ سے ایک ننھی سی کتاب نکال کر سامنے رکھتے ہوئے کچھ پڑھنے لگے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ایک نظر دیوار پر بھی ڈال لیتے۔

زارون اپنے والدین کو باہر لے آیا اور انہیں صوفے پر بٹھا کر خود ان کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا۔

"امی، ابو۔۔۔۔۔۔آپ دونوں بلکل بھی پریشان مت ہوں خدا پر یقین رکھیں وہ ہماری زروا کو کچھ نہیں ہونے دے گا۔ بس اچھا گمان رکھیں"۔

"میں آپ لوگوں کے لیے کچھ کھانے کو لاتا ہوں اور انکار نہیں سنوں گا۔ اگر آپ لوگوں نے زروا کو ٹھیک دیکھنا ہے تو پہلے خود کو ٹھیک رکھیں" زارون نے کسی بزرگ کی طرح سمجھایا جس پر صفیہ بیگم نے مسکرا کر اسکا ماتھا چوما۔ وہ بھی جواباً مسکرا دیا اور پھر اٹھ کر باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا۔ فریج سے میٹھے دلیے کا باؤل نکالنے کے بعد اس نے مائیکرو ویو آن کیا اور باؤل اس میں رکھ کر بٹن دبا دیے اور خود جا کر دو چھوٹے چھوٹے باؤلز کیبنٹ سے نکالنے لگا۔ جب تک وہ

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹرے میں چمچ اور دونوں باولز سجاتا اتنے میں دلیہ بھی گرم ہو گیا۔وہ اب ٹرے اٹھائے واپس لاونج کی جانب آیا اور ایک ایک باؤل انہیں تھما دیا۔

"بیٹا زارون یہ آپ کھالو۔اتنی افراتفری میں سفر کے کے آئے ہو یقیناً آپ نے کچھ نہیں کھایا ہو گا" اکرم صاحب نے پیالہ اس کی طرف بڑھایا جس نے ایک دو چمچ بھر کر منہ میں لیے اور باقی انکی طرف بڑھا دیا۔

"ابو فلحال آپ دونوں کھائیں مجھے جب بھوک لگے گی تو میں خود کچھ گرم کرلوں گا" زارون نے مسکراتے ہوئے دونوں سے کہا۔

صفیہ بیگم دھیرے دھیرے دلیہ کھا رہی تھیں جب کچھ وقفے بعد بولیں "میں ایسا کرتی ہوں جا کر ناشتے کا انتظام کرتی ہوں پروفیسر صاحب اتنی صبح سویرے محض میرے کہنے پر آ گئے۔اب

www.novelsclubb.com

اخلاقیات کا مظاہرہ یہی ہے کہ ان کی اچھے سے مہمان نوازی کی جائے" وہ اب کچھ سنبھل چکی تھیں تبھی ہر عورت کی طرح انہیں میزبانی کے فرائض یاد آئے۔

"جی بجا فرمایا آپ نے" اکرم صاحب نے انکی تائید کی۔

" چلیں امی میں آپکی مدد کروا دیتا ہوں باورچی خانے میں" وہ پیالہ پکڑے اب اٹھنے لگی تھیں جب زارون نے مدد کی پیشکش کی۔

صفیہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا اور پھر ماما سے بھرے لہجے میں بولیں" نہیں میری جان آپ اب تھوڑا آرام کرو میں کر لوں گی"۔

" پکاااجواب لوک کر لیا جائے آپکا، پھر نہ کہیے گا کہ اولاد میرے کام نہیں آتی" زارون نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کی خاطر پھلجڑی چھوڑی" وہ ہنس دی۔

"چلیں ٹھیک ہے پھر میں فریش ہو کے آیا"۔

تقریباً گھنٹے بعد پروفیسر شویونگ زروا کے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے دکھائی دیے۔اکرم صاحب جو کہ لاونج میں ہی براجمان تھے جلدی اٹھے اور پروفیسر کے پاس چلے گئے ساتھ ہی وہ صفیہ بیگم کو بھی بلانے لگے۔

پروفیسر صاحب کے چہرے پر سنجیدگی کی ایک دبیز تہہ چھائی ہوئی تھی جسے دیکھ ان کے دل میں خوف نے سر اٹھایا۔

"پروفیسر میری بیٹی کا کچھ پتہ لگا؟ کہاں ہے وہ؟" اکرم صاحب نے بے قراری سے استفسار کیا۔ صفیہ بیگم بھی بے چین نگاہوں سے انہیں دیکھے جا رہی تھیں۔اور پھر پروفیسر صاحب نے بولنا شروع کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یوں تو سوکیاوناکسی کو زندہ نہیں چھوڑتی لیکن بہت شکر ہے خدا کہ اس نے زروا بیٹی کو نہ صرف زندہ چھوڑا ہے بلکہ دوسری بلاؤں سے اسکی حفاظت بھی کر رہی ہے"۔اکرم صاحب اور صفیہ نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔زارون بھی ان کی آواز سن کر جلدی سے اپنے کمرے سے نکل آیا۔وہ اب مزید بولے۔

"زروا کی بہادری دیکھ کر سوکیانے اس سے مدد مانگی ہے کہ وہ ماضی میں جا کر اس کی روح اور جسم دونوں کو آزادی دلوائے تاکہ وہ اپنے آخری سفر کی جانب گامزن ہو سکے۔چونکہ وہ انسانوں اور روحوں کی دنیا میں پھنس کر رہ گئی ہے اسی لیے وہ لوگوں کو تنگ کرتی پھرتی ہے بلکہ بہت سو کو تو جان سے بھی مار دیتی ہے"۔

"پر زروا یہ سب کیسے کرے گی؟صفیہ بیگم نے اچنبھے سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"انسان کے اندر ایسی بہت سی طاقتیں پوشیدہ ہیں جسکا ادراک اسے خود بھی نہیں ہوتا۔ان میں سر فہرست تو بہادری ہے۔ایک نڈر انسان ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کر سکتا ہے چاہے وہ دنیاوی ہوں یا روحانی" پرفیسر نے جواب دیا۔

"یعنی میری بیٹی بلکل ٹھیک ہے؟" اکرم صاحب نے یقین دہانی چاہی۔

"جی وہ ٹھیک ہے اور اس وقت ٹائم ٹریول غار کے اندر موجود ہے۔لیکن میں اسے آزاد نہیں کروا سکتا کیونکہ جب تک وہ اپنا کام مکمل نہ کر لے یا پھر سو کیا خود اسے واپس نہ بھیج دے وہ اپنی دنیا میں نہیں لوٹ سکتی" اور پرفیسر کی اس بات سے ان تینوں کے چہروں پر سنجیدگی چھا گئ۔
بہر حال اب وہ انتظار اور دعا کے علاوہ کیا کر سکتے تھے۔یہ امتحان اور صبر ان کی قسمت میں لکھا جا چکا تھا۔اور صبر کے گھونٹ چاہے کڑوے ہی کیوں نہ ہوں پینے تو پڑتے ہیں۔

•••••••••

www.novelsclubb.com

زروا کے پپوٹے بہت بھاری ہو رہے تھے لیکن اس نے پھر بھی زبردستی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی جس میں وہ کامیاب بھی ہو گئی۔ سب سے پہلے تو اس نے اپنے ہاتھ پر موجود مضبوط گرفت کو محسوس کیا۔ وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔

"اتنی مضبوطی سے تو کوئی اپنے محبوب کا بھی ہاتھ نہ تھامے جس قدر سختی سے ان بدروح محترمہ نے مجھے پکڑ رکھا ہے" وہ دل ہی دل میں خود سے مخاطب ہوئی اور پھر آنکھیں چندھی کیے اپنے اطراف میں دیکھنے لگی۔

"واہ جگہ تو بڑی زبردست ہے تو بلآخر ہم پہنچ ہی گئے" وہ جگہ کسی جاپانی محل کا حصہ لگ رہی تھی جسے دیکھتے ہی زروا پرجوش سی ہو کر اٹھ بیٹھی۔

"ویسے یہ کونسا زمانہ ہے" گردن موڑ کے سوکیما سے پوچھا جس کے چہرے پر گویا زلزلے کے سے آثار تھے۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہائیں۔۔۔۔۔ تمھیں کیا ہوا؟ کہیں مرور تو نہیں رہی؟؟؟وہ قدرے حیران ہوئی۔

"اوہو میں بھی کیا کرتی ہوں یہ تو پہلے سے ہی مردہ ہے" پھر خود ہی خود کی نفی کرتے ہوئے اپنا سر پیٹا۔

سوکیا کے لب ہلے "یہ ادو دور ہے (Edo period) جسے ٹوکوگاوا دور (Tokugawa jidai) بھی کہا جاتا ہے، تم اسے 2023ء کا ٹوکیو کہہ سکتی ہو۔

1603ء سے لے کر 1868ء کی دہائی تک جاپان میں یہ دور چلا تھا۔اس دور کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس وقت میں اقتصادی ترقی، مستحکم آبادی، مجموعی امن، فنون لطیفہ اور ثقافت پر بہت دھیان دیا گیا۔اس سے ہم 1800ء کی دہائی میں موجود ہیں اور یہ محل بادشاہ سکاکیبارا یسومسا (Sakakibara Yasumasa) کا ہے۔

زروا نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور پھر مزید سنتی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"وہی سکا کیبارا جس کی دلہن بننے کا شرف مجھے حاصل ہونا تھا لیکن پھر وہ ہو گیا جس نے مجھے صدیوں کے لیے قید کر دیا" سوکیما کی کہانی آہستہ آہستہ کھل رہی تھی۔

"میں اونیما سوکیما ہر عورت کی طرح جذبات سے بھرا دل رکھنے والی عورت جسکی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا جب بادشاہ نے اسے اپنی زوجہ کے طور پر چنا۔ وہ دن تھا جب میں اس محل میں داخل ہوئی اور سب کی آنکھ کا تارا بن گئی۔ چونکہ میرا تعلق ایک معزز خاندان سے تھا اور میرے آباؤ اجداد کے شاہی خاندان سے اچھے خاصے مراسم تھے اسی لیے قرعہ میرے نام نکلا"۔

"یہ جگہ دیکھ رہی ہو جہاں اس وقت ہم دونوں موجود ہیں۔ یہ میری آرام گاہ تھی جہاں شادی تک مجھے قیام کرنا تھا" اتنا کہہ کر وہ چپ ہو گئی۔

"پھر تمھاری شادی ہوئی؟ تم ملکہ بنی یا نہیں؟ زروا کو اس کا یوں ادھوری بات کر کے خاموش ہو جانا اچھا نہ لگا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"آؤ میرے ساتھ خود ہی دیکھ لو کہ پھر کیا ہوا" اس نے زروا کو ہاتھ سے کھینچ کر کھڑا کیا۔

"لیکن یاد رہے میرا ہاتھ کسی بھی حالت میں نے چھوڑنا ورنہ تم ان سب پر ظاہر ہو جاؤ گی۔ کیونکہ جب تک تمھارا ہاتھ میرے ہاتھ میں قید ہے تم سب کی نظروں سے اوجھل ہو" سوکیما نے ہدایت کی اور پھر اسے لے کر اس آرام گاہ سے نکل آئی۔

وہ راہداریوں میں سے ہوتے ہوئے باہر میدان کی جانب جا رہی تھیں جہاں سے لوگوں کا شور آ رہا تھا۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی عدالت لگی ہے۔زروا نے جب ایک ستون کے پار سے سامنے کا منظر دیکھا تو اسے جاپان کی تاریخی فلمیں یاد آ گئیں۔ایسا لگ رہا تھا جیسے کوئی فلم اس کی آنکھوں کے سامنے چل پڑی ہو۔وہ کیا دیکھتی ہے کہ سامنے ایک بہت بڑا میدان ہے جسکے دونوں اطراف میں مختلف لباس یا ایک طرح سے یونیفارم پہنے قطار میں ہاتھ باندھے لوگ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کھڑے ہیں۔ لیکن سب کے چہروں پر سوال تھے جسکے باعث وہ ایک دوسرے سے استفسار کر رہے تھے کہ آخر کیا ہونے والا ہے۔ غالباً کوئی بھی واقف نہ تھا اس بلاوے سے۔

زرواب سوکیما کا ہاتھ تھامے دوسری طرف گی تاکہ اوپر کرسی پر بیٹھے بادشاہ اور باقی کے شاہی خاندان کو دیکھ سکے۔ بادشاہ نے اپنا ثقافتی لباس سوکُوتائی (Sokutai) زیب تن کرر کھا تھا پہنا تھا۔ سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی رقم تھی۔ (kimono) جبکہ خواتین نے کیمونو

"جادوگرنی کو سامنے لایا جائے" بادشاہ نے حکم جاری کیا۔ جس پر دو سپاہی ایک لڑکی کو تھامے میدان میں لے کر آئے۔ لڑکی کے چہرے پر مردنی سی چھائی تھی۔ اس کا سرخ لباس شکن آلود تھا، بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھوں کی جوت گویا بجھ سی گئی تھی۔ شاید اسے اپنی سزا کا علم تھا۔ زروا نے چند قدم آگے بڑھ کر اس کے چہرے کو بغور دیکھا اور پھر سوکیما کی جانب اپنا چہرہ گھمایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یہ لڑکی کہیں تم تو نہیں؟"زروا کے سوال پر سوکیما نے ہاں میں سر ہلایا جبکہ اسکی بناڈیلوں والی آنکھیں سامنے کا منظر دیکھ رہی تھیں۔

"بادشاہ سلامت بھلے میں نے جادو سیکھا تھا کیونکہ یہ میرا شوق تھا پر یقین کریں میں نے اسے کبھی استعمال نہیں کیا کجا کسی کو نقصان پہنچانا تو دور کی بات"زندہ سوکیما اپنی صفائی میں بولی۔

"اگر آپ نے اسکا استعمال نہیں کیا تو پھر ہماری آرام گاہ میں کپڑے کی گڑیا کہاں سے آئی؟اور تو اور بلکل ویسی ہی گڑیا آپ کے سامان میں بھی موجود تھی"ملکہ اعظم (بادشاہ کی والدہ) سرد لہجے میں بولیں۔

"وہ چیزیں میری نہیں ہیں ملکہ اعظم آپ کے سر کی قسم میں سچ بول رہی ہوں"زندہ سوکیما نے سسکتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"بس بہت ہو گیا ہم ایک جادو گرنی کو اپنی ملکہ ہر گز نہیں بنا سکتے" بادشاہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروایا۔

"ہم بادشاہ سکا کیبار ا اس لڑکی کو جادو کرنے اور ہماری والدہ کو نقصان پہنچانے کے جرم میں سزا دیتے ہیں۔اور آپ کی سزا یہ ہو گی کہ آپ کو ہماری ہی آرام گاہ کی دیوار میں چنوا یا جائے گا"

بادشاہ نے یہ کہہ کر کاغذ پر اپنا سٹیمپ لگایا جبکہ وہاں موجود پورے مجمع کو گویا سانپ سونگھ گیا جن میں سوکیما کے خاندان والے بھی موجود تھے۔

صرف دو لوگ ہی ایسے تھے جو اس وقت چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ لیے ایک دوجے کو تک رہے تھے۔ایک ملکہ اعظم اور دوسری یمونا (ملکہ کی بھانجی) جسے ملکہ اپنی بہو اور بادشاہ کی بیوی بنانا چاہتی تھی جبکہ یمونا بھی بادشاہ کو پسند کرتی تھی اور اسی پسند کے تحت اس نے ملکہ کے ساتھ مل کر ایک سازش رچی جس میں انہوں نے سوکیما کو پھنسایا کہ وہ ملکہ کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ یہ سچ تھا کہ سوکیما جادو جانتی تھی لیکن یہ محض شوق کی حد تک تھا۔پر وہ اس بات سے واقف نہیں تھی کہ اس کا شوق ہی ایک دن اس کی جان لے لے گا۔یمونا نے ہی اس کے سامان میں جادو گرنیوں والی گڑیا رکھی اور ویسی ہی ایک ملکہ کے کمرے میں بھی رکھ دی جبکہ ملکہ نے اپنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بازوؤں پر ایسے مصنوعی نشان بنوائے جیسے کسی نے ان کی چمڑی کو جلایا ہو۔ یہ سب کرنے کے بعد انہوں نے انتہائی معصومیت سے بادشاہ کو اپنی باتوں میں پھنسایا اور اسے سوکیما کی آرام گاہ کی تلاشی پر آمادہ کیا۔

"اب ایک اعلان ہم بھی کرنا چاہتے ہیں" ملکہ اعظم اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئی اونچی آواز میں بولی۔ وہ اس سنہری موقع کو گنوانا نہیں چاہتی تھیں۔

"چونکہ شاہی شادی کی تاریخ رکھی جا چکی ہے اور ہمارے شاہی شمن کے مطابق ہمارے خاندان کے لیے یہ ایک بہترین دن ہے جو سال میں ایک ہی بار آتا ہے۔ تبھی ان سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم اپنی بھانجی یمونا کو نئی ملکہ بنائیں گے" ملکہ اعظم نے گویا بم پھوڑا۔ پورے مجمعے میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں۔ بادشاہ سکا کیبارا ششدر انداز میں اپنی والدہ کو دیکھنے لگے جبکہ سوکیما کے والد اور باقی رشتہ دار سر جھکائے خود پر ضبط کرتے رہے۔ وہ بغاوت کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جو حکم آپ کا ملکہ اعظم" بادشاہ نے جھک کران کے فیصلے کو قبول کیا اس کے علاوہ ان کے پاس کوئی چارہ بھی نہ تھا کیونکہ تیر اب کمان سے نکل چکا تھا۔

"مبارک ہو بادشاہ سلامت" تمام مجمعے نے بھی اب جھکتے ہوئے بادشاہ کو تعظیم دی۔

زندہ سوکیما نے تکلیف سے اپنی آنکھیں میچیں اور اپنا سر جھکا لیا۔اس کی غلطی اتنی بڑی نہ تھی جتنی ہولناک اسے سزا سنائی گئی تھی۔آنسوؤں کی لکیریں اس کے چہرے پر بہنے لگی۔

"یہ تو سراسر سازش ہے۔اس بادشاہ کو کم از کم تحقیق تو کرنی چاہیے۔ایسے کیسے یہ کسی کو سزا دے سکتا ہے" زروا کی آواز میں دکھ اور بے یقینی کا عنصر شامل تھا۔

"یہی اس زمانے کا رواج ہے۔بادشاہ اور ملکہ کے حکم پر کوئی آواز نہیں اٹھا سکتا پھر چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ ہو" سوکیما کی بدروح سپاٹ لہجے میں بولی۔

"رہی بات سازش کی تو جب آنکھوں پر اندھی محبت کی پٹی بندھ جائے پھر انسان یہ نہیں دیکھتا کہ اگلا کتنا معصوم اور بے قصور ہے وہ محض اپنے محبوب کی بات پر ہی یقین کرتا ہے۔اور یہی حال بادشاہ سکا کیبارا کا بھی ہے وہ اپنی ماں سے عقیدت کی حد تک محبت کرتے ہیں"۔

زروا نے ایک گہری سانس بھری اور افسوس سے نفی میں سر ہلایا۔وہ چاہ کر بھی اس سب کو بدل نہیں سکتی تھی کیونکہ یہ سب تو ماضی تھا جو گزر چکا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ دونوں بادشاہ اور چند مزدوروں کا تعاقب کرتے ہوئے بادشاہ کے آرام گاہ میں داخل ہوئے جہاں کی ایک دیوار کو توڑا جانا تھا۔زروا خاموش کھڑی یہ سارا منظر دیکھتی رہی۔ان مزدوروں نے بڑے بڑے ہتھوڑے اور کہلاڑے تھام رکھے تھے۔انہوں نے پھرتی سے دیوار کے بیچ میں ایک بڑا سا شگاف بنا ڈالا۔زندہ سوکیما وہیں کھڑی وہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ اس کی حالت ناسازگار تھی۔لمبے بالوں میں لگا سفید پھول مرجھا چکا تھا۔اور وہ سرخ ریشمی لباس جلد ہی اسکا کفن بننے والا تھا۔دیوار میں شگاف بننے کے بعد بادشاہ نے دو سپاہیوں کو اشارہ کیا جو سوکیما کو گھسیٹتے ہوئے اس شگاف کے قریب لے گئے اور پھر دیوار کے اندر داخل کر دیا۔ملکہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اعظم اور یمونا بھی چہرے پر سرشاری لیے یہ سارا منظر دیکھ رہی تھیں آخر کار انکا منصوبہ کامیاب ہو چلا۔

بادشاہ سکاکیبارا آگے بڑھا اور اسکے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ جسکی آنکھوں میں کبھی سوکیما کے لیے نرمی ہوا کرتی تھی آج انہی آنکھوں سے سفاکیت جھلک رہی تھی۔

"کوئی آخری خواہش ؟" بادشاہ نے گویا احسان کرتے ہوئے پوچھا۔

NC

سوکیما نے سر اٹھا کر زخمی نظروں سے اسے دیکھا "سزا دے کر پوچھتے ہیں کہ کوئی آخری خواہش۔ مرتے ہوئے شخص کا مذاق اڑانے کا یہ کونسا انداز ہے ؟"

www.novelsclubb.com

سکاکیبارا کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے لیکن جلد ہی وہ مسکان معدوم ہو گئ۔ وہ کہنے لگا "چاہے سزا کتنی ہی سخت کیوں نہ ہو پر یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ایک مجرم سے اسکی آخری خواہش پوچھی جائے"۔

سوکیما نے کوئی جواب نہ دیا ویسے بھی اب بحث کا کوئی فائدہ نہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہمممم تو آپ کچھ نہیں کہنا چاہتی۔۔۔۔ٹھیک ہے" پھر مزدوروں کو اشارہ کیا جسے سمجھ کر وہ لکڑی اور سیمنٹ کا مصالحہ اٹھانے لگے۔

"بادشاہ سلامت رحم کریں۔ چھوڑ دیں مجھے۔میں وہی سوکیما ہوں جسے آپ نے شادی کے لیے چنا تھا" سوکیما نے ایک آخری التجا کی جسے بادشاہ نے نظر انداز کر دیا۔وہ اب سسکیوں سے رونے لگی۔

"دیوار کو مکمل کرنے کے بعد اس میں ایسا سراخ بنانا جیسے دیوار میں دراڑ پڑتے وقت بنتا ہے۔ہم چاہتے ہیں کہ جب تک مجرم کی سانسیں چل رہی ہیں وہ ہمیں دیکھتی رہے" بادشاہ کے اس ظلم پر سوکیما کے لبوں سے ایک آہ خارج ہوئی۔

تمام مزدور توبظاہر مشینی انداز میں اپنا کام سرانجام دے رہے تھے لیکن اندر ہی اندر انکے دل بھی کرلا رہے تھے۔دیوار کے بند ہوتے ہی اندر گھپ اندھیرا چھا گیا۔اوکسیجن کا عمل دخل نہ ہونے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے باعث سوکیما کو سانس لینے میں دقت ہو رہی تھی۔ دوسرے پار سے ٹھک ٹھک کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ میں ہی دیوار میں ایک لکیر بنائی گئی جس سے تھوڑی سی بہت تھوڑی سی روشنی اور ہوا اندر داخل ہوئی۔ سوکیما نے تیز تیز سانس لینا شروع کر دیا۔ یہ انگلی جتنی موٹی لکیر تھی جس سے آنکھ لگانے پر دوسرے پار کا منظر صاف نظر آجاتا۔ سوکیما نے دیکھا کہ اب بادشاہ سکا کیبارا اور مزدور وہاں سے نکل رہے ہیں۔ اس نے چلانا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"بادشاہ سلامت خدا کے لیے مجھے یہاں سے نکالیں۔ مہربانی کریں مجھ پر"۔

"آپ کو سزا دینی ہی ہے تو ایک بار میں ہی میرا سر قلم کر دیں۔ پر یہ ظلم نہ کریں" وہ تب تک چلاتی رہی جب تک اسکا گلا نہ سوکھ گیا۔ لیکن وہاں تو گویا سب لوگوں نے ہی اپنے کان لپیٹ رکھے تھے اور کیونکر نہ کرتے وہ غلام تھے، محل کے نوکر جنہیں صرف حکم پر سر جھکانا سکھایا گیا تھا۔

....

زروا نے نم آنکھوں سے ظلم کی یہ داستان دیکھی۔اسے اندازہ تھا کہ پہلے وقتوں میں بادشاہ بہت ظالم ہوا کرتے تھے لیکن کوئی اتنا بے حس ہو گا وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔اس نے گردن موڑی اور سوکیما کو دیکھا جو سپاٹ انداز میں کھڑی تھی۔زروا نے آگے بڑھ کر اس کے ٹھنڈے وجود کو گلے سے لگا لیا۔

"مجھے معاف کر دو" وہ فقط اتنا ہی کہہ سکی۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس سے جدا ہوئی اور پوچھنے لگی "بادشاہ نے آخر ایسی سزا کیوں چنی؟"

"اپنی ذہنی تسکین کی خاطر۔وہ چاہتا تھا کہ میں ہمیشہ اس کے پاس رہوں"۔

"اور دیوار میں اس دراڑ کا کیا مقصد؟"زروا اب اس کے ساتھ چلتے ہوئے باہر نکلنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"تاکہ وہ مجھے دکھا سکے کہ اسکی ازدواجی زندگی کتنی حسین ہے" سوکیما نے عجیب بات کی۔

زروا کو سمجھنے میں چند پل لگے لیکن جب اسے سمجھ آئی تو اسکا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا "یہ آدمی سچ میں کوئی سائیکو پیتھ تھا"۔

"پر تم کتنے دن تک زندہ رہی اس دیوار کے اندر اور کیا اس کی شادی کل ہے جو تمھیں وہ سب دکھانا چاہتا ہے؟"

سوکیما نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر بولی "میں تین دن تک زندہ رہی تھی۔اور پھر تیسرے دن کی رات کو بھوک، پیاس اور گھٹن کی شدت سے مر گئی"۔

"اوہ" زروا کے چہرے پر سایہ سا لہرایا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"پر تم نے مرنے کے بعد بادشاہ سے بدلہ کیوں نہیں لیا۔تب تو تمھارے لیے سب ممکن تھا" اس نے دل میں پنپتا سوال فوراً پوچھ ڈالا۔

"اس کا جواب بھی تمھیں آگے مل جائے گا"۔

"میں نے اپنی کہانی سنا دی۔اب تمھیں اپنا کام کرنا ہے۔ہم پھر سے اسی کمرے میں جائیں گے جہاں وقت کا سفر کر کے ہم پہنچے تھے۔اب ہمیں ایک سال آگے کا سفر کرنا ہے تاکہ تم میرے جسم کی باقیات جو محض ہڈیاں ہیں انہیں نکال کر میری آخری رسومات ادا کر سکو"۔سوکیانے اسے گھورتے ہوئے کہا اور پھر مسکرادی حالانکہ وہ مسکراہٹ بہت خوفناک تھی لیکن زروا کو اس میں چھپا درد بخوبی نظر آگیا۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ دونوں واپس اسی کمرے میں آئیں اور سرخ رنگ کی دیوار کے سامنے جا کھڑی ہوئیں۔ زروا کا دھیان پہلے اس دیوار کی جانب نہیں گیا تھا لیکن جب اس نے دیکھا تو اسے یاد آیا کہ یہ ہو بہو وہی سرخ روشنی والا رنگ ہے۔"آنکھیں بند کرو" سوکیما کے کہنے پر جھٹ اس نے آنکھیں بند کر لیں اور پھر یوں لگا جیسے وہ بہت تیزی سے آگے کی طرف بڑھ رہی ہے۔ زروا نے سوکیما کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا۔

"اب آنکھیں کھولو"۔

"اس دفعہ تو ہم ایک منٹ سے بھی کم وقت میں پہنچے ہیں" وہ حیرانگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ ہمیں صرف ایک سال آگے جانا تھا 1801ء میں"۔

پھر وہ دونوں وہاں سے نکلیں اور بادشاہ کی آرام گاہ کی طرف مڑ گئیں۔ غالباً رات کا دوسرا پہر تھا تبھی محل میں ہر جانب ہو کا عالم تھا۔ جگہ جگہ ٹنگی مشعلیں محل کی راہداریوں کو پر اسرار بنا رہی

تھیں۔وہ اب بادشاہ کی آرام گاہ میں داخل ہوئی جہاں دائیں جانب بستر پر پڑے ایک ہڈیوں کے پنجر کو دیکھ کر زروا آگے آئی۔

"یہ کون ہے؟لباس سے تو وہی بدبخت بادشاہ معلوم ہو رہا۔

ایک منٹ کیا واقعی میں؟"زروا نے بے سدھ پڑے وجود سے نظریں ہٹا کر سوکیما کو دیکھا۔

"قدرت اپنے طریقے سے انتقام لیتی ہے"سوکیما مسکرائی اور مزید بولی۔

"چند ماہ میں اس کے جسم پر موجود یہ مزید گوشت بھی ختم ہو جائے گا اور اس کی چمڑی گل سڑ جائے گی۔اس کی ملکہ اونیاز چگی کے دوران ہی اس دنیا سے چل بسے گی۔رہی بات ملکہ اعظم کی تو وہ بیٹے کی دردناک موت سے اپنا دماغی توازن کھو دے گی۔یوں اس شاہی خاندان کا خاتمہ ہو جائے گا اور یہ محل،یہ سلطنت ہر چیز کسی اور کی ہو جائے گی"سوکیما نے محظوظ ہوتے ہوئے بتایا۔

"اوہ خدایا"زروا کو لگا وہ کبھی وقت کے اس ٹراما سے نکل نہیں پائے گی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوکیمانے اسے ہاتھ سے کھینچا اور پھر اسی دیوار کے پاس لے گئی جہاں اس کی باقیات موجود تھیں۔

"میں نہ ہی اس دیوار کو گرا سکتی ہوں اور نہ ہی اپنی ہڈیوں کو چھو سکتی ہوں۔ یہ دونوں کام تمہی نے کرنے ہیں۔ یہ لو پکڑو" نہ جانے کہاں سے اس کے دوسرے ہاتھ میں کلہاڑا برآمد ہوا جو اس نے زروا کو تھما دیا۔

"اب میں تمہارا ہاتھ چھوڑ رہی ہوں تاکہ تم ظاہر ہو جاؤ اور اس دیوار کو توڑ دو" زروا نے کلہاڑے کو مضبوطی سے تھاما اور دیوار پر زوردار ضربیں مارنے لگی جس سے فضا میں ایک زوردار آواز پیدا ہوتی۔

وہ رک گئی اور پھر پیچھے مڑ کر بادشاہ کے بستر کو دیکھتے ہوئے سوکیما سے استفسار کیا "اس شور سے تو بادشاہ جاگ چکا ہے اگر اس نے کسی کو بلا لیا تو؟"

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سوکیما مسکرادی اور پھر پلک جھپکتے ہی بادشاہ کے سامنے پہنچ گئ۔ بادشاہ نے جب ایک خوفناک عورت کو اپنے روبرو دیکھا تو اس کی آنکھیں وحشت کے مارے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔اس کا لاغر جسم جھٹکے کھانے لگا پر وہ ہلنے جلنے اور کچھ بھی کرنے سے قاصر تھا حتیٰ کہ اس کی آواز تک گلے میں پھنس کر رہ گئ تھی۔ زروا نے گردن موڑی اور دیوار کی جانب متوجہ ہو گئ اور وہاں موجود کریک پر کلہاڑا مارنے لگی تاکہ جلد از جلد اس کام سے فارغ ہو سکے۔اس کے ماتھے پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں چمکنے لگی پر وہ رکی نہیں حالانکہ اس بھاری اوزار کے باعث اس کے بازوؤں میں درد شروع گیا۔دیوار میں موجود کریک بڑھ چکا تھا جسکے باعث دو، تین اینٹیں اپنی جگہ سے ہلنے لگی۔ زروا نے ہاتھ کی مدد سے انہیں کھینچ کر باہر پھینکا،دیوار میں تھوڑا سا شگاف پڑتے ہی بدبو کا ایک بھبکا اسکی ناک سے ٹکرایا۔وہ بے اختیار پیچھے ہٹی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی۔کچھ لمحے سر کنے اور خود کو نارمل کرنے کے بعد زروا نے اپنا سابقہ عمل شروع کر دیا۔اس کی ضربوں میں اب تیزی آچکی تھی۔

"بادشاہ کا نام بلند ہو" سوکیما کی بدروح نے بادشاہ کو تعظیم پیش کی۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جان کی امان پاؤں تو کچھ عرض کروں؟" بادشاہ کو گھورتے ہوئے پوچھا جس پر وہ گھبرا کر اپنی جگہ سے ہلنے کی کوشش کرنے لگا۔

سوکیما دھیرے دھیرے چلتے ہوئے اس کے سرہانے آئی اور پھر کان کے پاس جھک کر سرگوشی کرنے لگی "کوئی آخری خواہش ہے تو بتادیں ابھی بھی موقع ہے" بادشاہ کی تو پہلے ہی روح فنا ہونے کی قریب تھی اس پر سوکیما کی اس بات نے گویا اس کے سارے ظلم یاد کروا دیے۔

"ارے آپ تو ابھی کانپنے لگ گئے۔ابھی تو عشق کے امتحاں اور بھی ہیں۔۔۔۔آگے آگے دیکھیے کہ اس محل میں ہوتا ہے کیا" سوکیما ہنس دی۔

اور یہاں زروا نے بلآخر وہ دیوار گرا ہی دی۔ یہ کام اتنا آسان بھی نہ تھا لیکن دیوار میں نمی ہونے کے باعث وہ بھر بھری سی ہو چکی تھی جسکے لیے کلہاڑے کی ضربیں ہی کافی تھیں پر زروا جیسی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نازک لڑکی کے لیے یہ بھی بہت جوکھم بھرا کام تھا۔ بہر کیف اب وہاں ایک شگاف نظر آرہا تھا۔ زروا نے ہانپتے ہوئے سوکیما کو بلایا اور خود پاس پڑا ایک مشعل اٹھا کر اندر جھانکنے لگی۔ روشنی پڑنے پر اسے وہ ڈھانچا نظر آہی گیا جو یقیناً سوکیما کا تھا۔ اس نے سوکھے لبوں پر زبان پھیری اور پھر ہمت کرتے ہوئے ہڈیوں کے پنجر کو اٹھانے لگی جس سے سرخ لباس کے چیتھڑے لٹک رہے تھے۔ زروا نے کبھی خواب میں بھی نہ سوچا تھا کہ وہ اس قدر ہولناک کام سرانجام دے گی۔

"بہت خوب۔۔۔۔۔اب میرے پیچھے آؤ۔ ہمیں محل کے عقب میں بنی جھیل کے پاس جانا ہے" سوکیما نے چند قدم آگے بڑھتے ہوئے ہدایت دی۔

www.novelsclubb.com

زروا نے ایک نگاہ اپنے بازوؤں میں پکڑے ڈھانچے پر ڈالی اور دوسری سوکیما پر پھر دل ہی دل میں خود کو تسلی دی "زروا تم کر سکتی ہو۔۔۔تم بہادر ہو"۔ وہ سوکیما کی پیروی میں چلنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اس سمے وہ اپنی ظاہری حالت میں موجود تھی اور میدان سے گزر رہی تھی جب حفاظت پر مامور اوپر کھڑے ایک سپاہی کی نظر اس پر پڑ گئ۔

"اے رکو! کون ہو تم؟" سپاہی نے مشعل کو آگے کرتے ہوئے پوچھا پر اندھیرے کی باعث کچھ ٹھیک سے نظر نہ آیا۔ زروا کے قدم ٹھٹکے اس نے اوپر بالکنی نما جگہ پر دیکھا اور پھر بھاگنا شروع کر دیا۔

"اوئے میں کہتا ہوں رک جاؤ" سپاہی اب اونچی آواز میں بولا اور گھنٹا بجا دیا جس کے باعث دوسری چھتوں اور بالکنی میں موجود سپاہی بھی متوجہ ہو گئے۔

"جلدی کرو زروا تیزی سے جھیل کے پاس پہنچو میں ابھی تمھیں نہیں پکڑ سکتی ورنہ یہ میری ہڈیاں واپس اس دیوار میں پہنچ جائیں گی" سوکیما نے اس کے قریب ہوتے ہوئے کہا اور پھر غائب ہو گئ۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"ہائیں یہ کدھر چلی گئی" بازوؤں میں پکڑا ڈھانچہ، سپاہیوں کا شور اور پھر سوکیما کا غائب ہو جانا اگر وہ پکڑی گئی تو کیا ہو گا۔اسے ایک نئی پریشانی لاحق ہو گئی۔

وہ بنا پیچھے دیکھے تیزی سے بھاگتی رہی۔ یہ تو شکر تھا کہ تاریکی ہونے کے باعث وہ سپاہیوں کو نظر نہیں آرہی تھی۔ وہ جلد از جلد جھیل کنارے پہنچنا چاہتی تھی۔اس کے پیر جو پہلے سے چھلے ہوئے تھے اب مزید زخمی ہو چکے تھے اور اب ان سے خون رس رہا تھا۔درد اس قدر تھا کہ اسکی آنکھیں بار بار نمکین پانیوں سے بھر جاتی۔زروا کو لگا وہ کسی بھی سمے اپنا توازن کھو دے گی۔

"زروا بس ایک آخری امتحان"اس نے خود کو دلاسہ دیا۔

www.novelsclubb.com

صد شکر کے جھیل قریب آچکی تھی۔زروا نے آنکھیں پھاڑ کر یہاں وہاں دیکھا تو کچی زمین والی جگہ پر اسے سوکیما ہوا میں تیرتی ہوئی نظر آئی۔زروا نے خود کو تیزی سے وہاں تک پہنچایا اور ڈھانچے کو نیچے رکھ کر گھٹنوں پر ہاتھ رکھے اپنی سانسیں ہموار کرنے لگی جبکہ چند کوس دور سپاہی مشعلیں اور تلواریں تھامے اسی جانب آرہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"جلدی کرو ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔میں نے زمین کھود دی ہے۔اب تم میری باقیات کو اس میں ڈالو اور پاس پڑا یہ پانی چھڑکتی جاؤ" سوکیما نے اسے سمجھایا۔

زروا نے ڈھانچے کو اٹھا کر کھودی گئی قبر میں رکھا اور پھر آب خورا اٹھا کر اسکی ہڈیوں پر پانی چھڑکنے لگی جس سے ایسی آواز پیدا ہوتی جیسے وہ کسی گرم توے پر پڑ گیا ہو ساتھ ہی ساتھ وہ پیچھے مڑ کر بھی دیکھ لیتی۔سپاہی کسی بھی پل اس کے سر پہنچ جاتے اور اس کے بعد کیا ہوتا وہ یہ سب سوچنا نہیں چاہتی تھی۔

"اب اس پر مٹی ڈالو اور جب قبر ہموار ہو جائے تو ان سفید پھولوں سے اسکی سطح بھر دینا بس پھر تمھارا کام ختم ہو جائے گا"۔سوکیما نے ایک آخری ہدایت دی۔

زروا نے اب اس کی باقیات پر مٹی ڈالنا شروع کر دی گو کہ یہ خاصا مشقت والا کام تھا اور اندھیرا ہونے کے باعث اسے کافی دقت بھی ہو رہی تھی لیکن وہ تیزی سے ہاتھ چلاتی گئی۔قبر کو اچھے سے ڈھکنے کے بعد وہ اب سفید پھولوں کا تھال اٹھائے جو نہ جانے کہاں سے نمودار ہوا تھا اس پر

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

انڈیلنے لگی۔ جوں جوں پھول قبر پر گرتے گئے اس کے ساتھ ہی سوکیما کی روح دھواں بنتی گئی۔ زروا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اس کا دھڑ دھوئیں میں غائب ہو چکا تھا۔

"بہت شکریہ تمھارا کہ تم نے میرے جسم اور روح دونوں کو آزادی دلائی" پھر ایک نظر سپاہیوں پر ڈالی جو پچاس قدم کی دوری پر تھے۔

"اور پریشان مت ہو یہ سپاہی تمھارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے کیونکہ میرے غائب ہوتے ہی تم اس غار میں پہنچ جاؤ گی جہاں تمھیں ہوش آیا تھا۔ وہاں موجود اسی دیوار کے پاس جب تم کھڑی ہو گی اور اپنا سیدھا ہاتھ اس پی پھیرو گی تو وہ بیچ سے شق ہو جائے گی اور سامنے ہی تمھارا کمرہ ہو گا۔ بس دھیان رکھنا کہ کوئی مخلوق تمھارا پیچھا کرتی ہوئی تمھاری دنیا میں داخل نہ ہونے پائے" سوکیما نے اپنی بات ختم کر کے اشارہ کیا۔ زروا نے بچے کچے آخری پھول بھی قبر پر ڈال دیے اور پھر سوکیما کو دیکھا جس کا سر بھی اب غائب ہو گیا۔ زروا کو یہ سب کوئی خواب لگ رہا تھا۔

اچانک ہی چاروں طرف روشنی ہو گئی۔ زروا نے جب اپنے ارد گرد دیکھا تو سپاہی کھڑے اسے تیز نظروں سے گھور رہے تھے۔ ان میں وہی سپاہی آگے بڑھا جس کی نظر زروا پر سب سے پہلے پڑی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تھی اور اسے پکڑنا چاہا لیکن اس سے قبل ہی زروا وہاں سے غائب ہو گئ۔ وہ سپاہی خوف سے لڑکھڑایا جبکہ باقی کے چہروں پر بھی سراسیمگی پھیل گئ تھی۔

رات کا آخری پہر، جھیل کنارا اور پھر پھولوں سے بھری ایک قبر۔ ان سب نے وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی۔

....

ایک جھٹکا لگا اس کے جسم کو اور اس نے خود کو غار میں موجود پایا۔ وہ مردہ کوا بدستور چھت سے لٹک رہا تھا۔ زروا غار کے وسط میں کھڑی تھی۔ اس نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ وہ اور سو کیا کس دیوار کے قریب کھڑی تھیں۔ جلد ہی اس نے دیوار کی نشاندہی کر لی اور پھر لڑکھڑاتے قدموں سے اس کے قریب جانے لگی۔

"آہ فائنلی یہ سب ختم ہوا" زروا نے ایک سکون بھرا سانس فضا میں خارج کیا جسکے عین بعد ہی اسے کسی اور کے سانس لینے کی آواز بھی سنائی دی۔

زروا نے گھبرا کر اپنے پیچھے دیکھا پھر ادھر ادھر جھانکا لیکن سب کچھ نارمل تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"یقیناً یہ میرے دماغ کا فتور ہے" وہ اس سے اتنی خوش تھی کہ سوکیا کی ہدایت کو یکسر فراموش کر چکی تھی۔

اس نے اب دیوار پر اپنا دائیاں ہاتھ پھیرا جسکے باعث وہ دیوار دھیرے دھیرے شق ہوتی گئ سامنے ہی اس کا کمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ زروا نے مارے مسرت کے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا کہ اچانک ہی اسے ایک دھاڑ سنائی دی۔ شاید تمام بلائیں جاگ چکی تھیں۔ وہ کانپ کر رہ گی لیکن پھر جلد ہی بھاگتے ہوئے دوسری طرف کود گی کہ مبادا کسی بلا سے پھر سامنا نہ ہو جائے۔ اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ کھلی ہوئی دیوار تیزی سے بند ہو گئی اور اپنی سابقہ حالت میں آ گی جس پر کریک موجود تھا۔

www.novelsclubb.com

زروا اب لڑکھڑاتی ہوئی آہستہ آہستہ اپنے کمرے سے باہر نکلنے لگی۔

"اکرم صاحب دوسرا دن شروع ہونے والا ہے اور ہماری زروا کا اب تک کوئی اتا پتہ نہیں۔ آخر ہم کب تک انتظار کی سولی پر لٹکے رہیں گے" صفیہ بیگم اپنا سر پکڑے سسکتے ہوئے بولیں۔

"وہ جلد ہی واپس آ جائے گی۔ پروفیسر شویونگ کی باتوں پر یقین رکھیں۔ انہوں نے کوئی قیاس آرائی تو نہیں کی ظاہر ہے اپنے عمل سے پتہ لگا کر ہی ہمیں سب بتایا ہے" اکرم صاحب نے جواب دیا۔ زارون نے بھی انکی ہاں میں ہاں ملائی۔

زروا نے ریلنگ کے پاس کھڑے انکی گفتگو سن لی تھی۔ جتنا اسے اندازہ تھا تو دوران سفر وہ تین دن گزار کر آئی ہے۔ یہ الگ بات تھی کہ وہاں پر نہ ہی اسے بھوک محسوس ہوئی اور ہی کوئی دوسری حاجت پیش آئی۔ زروا نے اب ریلنگ کو مضبوطی سے تھامے ایک پاؤں سیڑھی پر جمایا۔ اس نے دیکھا کہ اس وقت وہاں صرف اس کے گھر والے ہی موجود ہیں۔ پروفیسر شویونگ گھنٹہ قبل ہی کسی ایمرجنسی کے تحت یہاں سے نکل چکے تھے ورنہ وہ اس وائبز کو یقینی طور پر محسوس کر لیتے جو زروا کے ساتھ اس وقت داخل ہوئی تھیں۔

پیروں کا درد بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ یہ آنسو تکلیف کے باعث ہیں یا پھر اپنوں کو دیکھنے کی خوشی میں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"امی۔۔۔۔ابو" زروا کی لرزتی ہوئی آواز نے ان سب کو ایک لمحے کے لیے ساکت کر دیا۔

صفیہ اور اکرم صاحب نے گردن موڑی اور ایک جھٹکے سے اپنی نشستوں سے اٹھے۔ان کے دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگے۔وہ تیزی سے زروا کی جانب بڑھے جو خود پر ضبط کیے کھڑے ہونے کی کوشش کر رہی تھی۔صفیہ اور اکرم کے اوپر پہنچنے سے پہلے ہی زارون نے دو دو کر کے سیڑھیاں پھلانگی اور زروا کو تھام لیا۔

"بھائی میں واپس آگئی" زروا نم انداز میں مسکائی اور پھر اس کے سینے پر سر رکھ دیا۔

"زروا میری جان۔۔۔میرا بچہ کہاں چلی گئی تھی" صفیہ اسکا چہرہ تھامے اسے تکنے لگی جسکی حالت دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے صدیوں کا سفر طے کر آئی ہو جو کہ ایک طرح سے سچ ہی تھا۔ زروا کا چہرہ اور لباس گیلی مٹی سے اٹ چکا تھا۔نازک ہتھیلیوں پر بھی کہلاڑے کے باعث چھالے پڑ گئے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

"زارون بچے بہن کو اٹھا کر اس کے کمرے لے چلو دیکھ نہیں رہے اسکے پیر کتنے زخمی ہیں" اکرم صاحب کی نظر سب سے پہلے اس کے خون آلود پیروں پر پڑی۔

"صفیہ آپ جائیں صاف پانی اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر آئیں" انہوں نے بیوی کو بھی ہدایت دی۔

زارون نے جا کر زروا کو آرام سے بیڈ پر لٹایا اور پھر پاس پڑا ٹشو اٹھا کر اس کا چہرہ صاف کرنے لگا۔ وہ خاموشی سے لیٹی رہی۔

"یہ لیں آپ اسکا زخم صاف کریں تب تک میں جا کر گرم دودھ کے ساتھ کچھ کھانے کو لاتی ہوں" صفیہ بیگم نے اکرم صاحب کو فرسٹ ایڈ باکس اور باقی کا سامان تھمایا اور واپس باہر نکل گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اکرم صاحب نے پہلے کپڑے کو پانی سے گیلا کیا اور پھر نرمی سے اسکے پیروں کے زخم صاف کرنے لگے۔

"میرے بچے کو تکلیف تو نہیں ہو رہی پیروں میں" وہ زرا کی زرا نظر اٹھا کر اس کے چہرے پر بھی نگاہ ڈال لیتے۔

"تھوڑی بہت ہے ابو لیکن آپ پریشان نہ ہوں" زروا نے پھیکا سا مسکراتے ہوئے تسلی دی۔

"ارے ہماری بہن تو ہی ایک ہی دن میں بڑی ہو گئی ہے۔ یاد ہے ابو پہلے تو تھوڑی سی انگلی کٹ جانے پر بھیں بھیں کرنے لگتی تھی اور اب دیکھیں اتنے گہرے زخموں پر مسکرا رہی ہے" زارون نے اسے تنگ کیا۔

"اونہوں۔۔۔۔ میری بیٹی کو تنگ مت کرو زارون" اکرم صاحب نے اسکے پیروں پر دوائی لگاتے ہوئے بیٹے کو ٹوکا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کچھ ہی دیر میں صفیہ بیگم دودھ اور ناشتہ بھی لے آئیں اور زروا کو اپنے ہاتھوں سے کھلانے لگی۔ ناشتے کے دوران ہی اس نے سب کو اپنے ساتھ پیش آئے عجیب و غریب اور خوفناک واقعات سنائے جسے سن کر سب سہم گئے لیکن پھر ان تینوں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ اس آسیبی دنیا صحیح سلامت واپس لوٹ آئی۔

"امی مجھے نیند آرہی ہے" پین کلر لینے کے باعث جلد ہی اس پر نیند طاری ہو گئ۔

"ٹھیک ہے بچے سوجاؤ میں یہیں ہوں تمھارے پاس ڈرنا نہیں" صفیہ بیگم نے اس کا کمبل درست کیا اور پھر اس کے پاس ہی بیٹھ گئیں جبکہ اکرم صاحب اور زارون نے باری باری اس کا ماتھا چوما اور پھر کمرے سے نکل گئے تاکہ وہ آرام کر سکے۔

"زارون بیٹا آپ بھی اب آرام کرو جاکر ایسا نہ ہو زیادہ جاگنے کے باعث طبیعت بگڑ جائے" اکرم صاحب نے اسے کمرے میں بھیجا اور خود بھی اپنی آرام گاہ کی طرف چلے گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمام کمروں کے دروازے بند ہو چکے تھے۔سب ہی محو استراحت تھے لیکن باورچی خانے سے کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔کوئی تھا جو وہاں موجود تھا۔

لیکن کون؟

آئیں چل کے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

دکھنے میں وہ ایک عام عورت معلوم ہوتی تھی جو فریج کھولے وہاں سے کھانے کی چیزیں نکال کر تھی۔ (futakuchi-onna) کھائی جارہی تھی۔پر وہ کوئی انسان نہ تھی وہ فُوتاکوچی۔اونا ایک ایسی عورت کی بلا جس کے دو چہرے ہوا کرتے ہیں۔ایک تو عام انسانوں جیسا جو کہ بہت ہی حسین و جمیل ہوتا ہے جبکہ دوسرا چہرہ اس کے پیچھے کے بالوں سے نمودار ہوتا ہے جب وہ اپنے لمبے گھنے بال کھولتی ہے،اور وہ چہرہ بہت ہی بھیانک ہوتا ہے۔فُوتاکوچی اپنے لمبے بالوں کی مدد سے کھانے کی چیزیں اٹھاتی ہے جسے وہ آگے اور پیچھے والے منہ میں ڈالتی جاتی ہے۔زروا انجانے میں اس بلا کو بھی اپنی دنیا میں لے آئی تھی۔وہ سانسوں کی آواز اسی بلا کی تھی جسے زروا نے اپنا وہم سمجھا۔

لیکن اب آگے کیا ہونے والا تھا؟

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا کہانی ختم ہو چکی تھی یا اب ایک نئی داستان کا آغاز ہونا تھا۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842